یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہو سکینگے جن مراسلات سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہونگے۔

(۴) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنی چاہئے

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

اخبار اہلحدیث

امرتسر

نمبر ۳۱ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ...
روساء و جاگیرداران " ...
عام خریداران سے " ...
" ششماہی ...
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس
" ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر مورخہ ۲۰ رجب ۱۳۳۳ھ ہجری مطابق ۴ جون ۱۹۱۵ء عیسوی بروز جمعہ

فہرست مضامین

مسٹر شوکت علیخان اور محمد علیخان ۱
اسلام اور آریہ سماج ۲
قادیانی مشن (دکھاؤ اگر کوئی ایسا ولی ہے) ۳
جواب مذاکرہ علمیہ ۴
تجاویز مفیدہ بابت اشاعت توحید و سنت .. ۵
اہلحدیث اور ان کی حالت ۶
مذاکرہ علمیہ کی بابت استفسار ۷
اہلحدیث کمیٹی ۷
انجمن اخوان الصفا ۸
ادائے شکریہ ۸
فرعون کس دریا میں غرق ہوا ۹
کیا جنگ کے باعث مردوں کو ایک سے زیادہ شادیاں کرنی چاہئیں ۹
فتوے ۱۲
متفرقات ۱۳
خبریں ... (۱۴) ... اشتہارات ... ۱۵ - ۱۶

مسٹر شوکت علیخان اور محمد علی خان

اس مہینے کے ملکی واقعات میں یہ واقع اہم ترین کہا جائیگا ہے کہ دہلی کے دو مشہور لیڈروں کو سرکار نے مولوی ظفر علی خان کی طرح نظربند کر دیا۔ اس وجہ سے کہ موجودہ حالت میں ان دونوں سے خطرہ فساد ہے۔ ہم نے اس واقع کی نسبت آج تک ایک حرف بھی نہیں لکھا تھا۔ کیونکہ ایک تو اہلحدیث کی حیثیت مذہبی ہے۔ محض وقائع نگاری کی نہیں۔ دوم ہمارے نزدیک یہ واقع کوئی نادر واقع نہیں سلطنتیں اپنی اغراض کے لئے ہمیشہ سے ایسا کرتی چلی آئی ہیں۔ اس لئے ہم نے اس واقع کو اس شعر کا مصداق سمجھکر خاموشی اختیار کی

؎ کہتی تھی ماہی بندیاں کر دبیران قضا
داغ دیتے ہیں اُسے جس کو درم دیتے ہیں

مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ ہم اس کو قومی نقصان یا موجب غم نہیں جانتے۔ بلکہ یہ معنے ہیں کہ اس واقع کو باوجود نہایت رنجیدہ بلکہ جان فرسا ہونے کے صبر و شکیب سے اس کی برداشت کرتے ہیں جو اسلام کی تعلیم کا اثر ہے۔

قرآن مجید میں صبر کی بابت جس قدر احکام اور نتائج کے لحاظ سے مسترتیں آئی ہیں کسی دوسرے امر کی بابت نہیں۔ یہاں تک کہ کامل مسلمان کی پہچان ہی یہ مقرر کی ہے کہ جب اُس کو کوئی مصیبت پہنچے وہ صبر کرتا ہے اور صبر کا اظہار بھی اس لفظ سے نہیں کرتا "میں صبر کرونگا" کیونکہ یہ بھی ایک اپنی قوت کا دعوے ہے اسلام کو یہ بھی منظور نہیں کہ خدائی حکم کے مقابلہ میں کسی قسم کا دعوے کیا جائے۔ ہٹانیکا تو کیا صبر کرنیکا بھی نہو۔ بلکہ یہ ہو کہ اپنے آپ کو مع

AsliAhleSunnet.com

اپنی ستعار طاقتوں اور سامان کے خدا کے سامنے رکھے۔ نہ صرف رکھے بلکہ سپرد کر دے۔ اس سپردگی کا عنوان کیا ہی لطیف مقرر کیا ہے واہ قرآن! تیرے قربان وہ عنوان کیا ہے؟ ساری مصیبتوں اور گھبراہٹوں کا دفعیہ اور موجب سرور یعنی

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

ہم اور ہمارا سب کچھ خدا ہی کا ہے اور ہم سب اسی کی طرف رجوع ہیں کیا مصیبت میں کیا راحت میں۔

ایسے لوگوں کو بعد امتحان پاس کرنے کے ڈپلوما کیا ملتا ہے وہ اس سے بھی عجیب تر ہے۔

اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ

انہیں لوگوں پر خدا کی طرف سے شاباش اور رحمت ہے اور یہی لوگ ہدایت پاتے ہیں۔

یہ تو ہوا ڈپلوما یا سند۔ انعام کی تو کوئی حد ہی نہیں۔ فرمایا:-

اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ

(صابروں کو بے حساب اجر ملیگا)

مسٹر شوکت علی اور محمد علی کے معاملہ میں ہم اس کھوج میں پڑنا نہیں چاہتے کہ گورنمنٹ نے یہ فعل اچھا کیا یا برا اس کو تو گورنمنٹ جانے اور اس کے مشیر ؎

رموز مملکت خویش خسرواں دانند

ہاں ہم ان دونوں بھائیوں کو ایک رباعی سنانا چاہتے ہیں تاکہ ان کو تسکین اور غم غلط ہو۔ وہ رباعی یہ ہے ؎

در سلخ عشق جز نکو را نکشند
لاغر صفتان و زشت خو را نکشند
گر عاشق صادقی ز کشتن مگریز
مردار بود ہر آنکہ او را نکشند

قرآن مجید میں بہت سے مواقع پر ایسی مصیبت میں دعا کرنے کا طریق اور الفاظ سکھائے ہیں جنکو ہر مصیبت زدہ پڑھ سکتا ہے۔ پس اے برادران شیخ مرحوم کی نصیحت پر کان لگائے جو قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیات کا نتیجہ ہے آہ ؎

چو روئے نہ گردد خدنگ قضا
سپر نیست مر بندہ را جز رضا

اسلام اور آریہ سماج

اس عنوان سے ایک آریہ اخبار نے مضمون لکھا ہے جس میں دعوے کیا ہے کہ

جس روز سے سوامی دیانند کی کرپا سے آریہ سماج نے اپنا پرچار کا کام شروع کیا ہے اُس دن سے اگر نظر تحقیق سے دیکھا جائے تو جو کامیابی اسلام کو سات سو سال کی حکومت میں حاصل نہ ہوئی تھی وہ آریہ سماج کو چوتھائی صدی کے اندر حاصل شدہ نظر آتی ہے۔ مندروں کی تعمیر بند ہو گئی ہے اور جو مندر موجود ہیں اُن میں جانے کو لوگ تضیع اوقات خیال کرنے لگے ہیں۔ گویا بُت پرستی سرزمین ہند سے دور کر کے آریہ سماج نے محمد صاحب (صلعم) کے مشین کا کام سرانجام دیا ہے۔

اس دعوے کا جواب ہمعصر وکیل امرتسر نے یوں دیا ہے:-

آریہ سماج نے اس ربع صدی میں خلق خدا کے لئے کیا کیا ہے؟ اس کا جواب ہم ایک نکتہ ور آریہ ہی کی زبان سے دینا چاہتے ہیں۔ آریہ گزٹ کی ۶ مئی کی اشاعت میں یہ صاحب لکھتے ہیں کہ "آریہ سماج کے پردہان (میر مجلس) منتری (سکرٹری) اور پرتشٹت سبھاسد کہلانے والے برادری کی زنجیروں سے جکڑ کر اپنی آتما (روح) کا خون کر رہے ہیں بال بواہ (کمسنی کی شادی) کرتے ہیں پتر اور پتریوں (لڑکے لڑکیوں) سے مٹی گنیش کی پوجن کراتے ہیں اور خود بھی چھیلے لگاتے ہیں شرادھ کراتے ہیں تیرہویں میں شریک ہوتے ہیں راس لیلا اور رام لیلا میں حاضری دیتے ہیں بدھو بواہ (اندواج بیوگان) ہونے لگے تو اس کی شرکت سے کترانے ہیں اچھوت جاتی کے بچوں کی پڑھائی کے لئے سکول کھولنے کی پرارتھنا کی جاتی ہے تو کانوں پر ہاتھ دھرتے ہیں۔"

"پرمانوں اور دلیلوں سے پبلک کے دل پر نقش کیا جاتا ہے کہ پتیتوں کی شدھی سناتن ہے مگر جب کسی پتت کی شدھی ہونے لگتی ہے اور مٹھائی تقسیم ہوتی ہے اُس وقت ان کی چال قابل دید ہوتی ہے فوراً کھسک جاتے ہیں یا طبیعت ناساز بناتے ہیں۔ ہون کے فوائد پر لکچر دیتے ہیں مگر خود ہون کرنا بھول جاتے ہیں۔ اپنے عمل سے برادری ہی کو وید شاستر مانتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ بیچارے درجنوں کی تعداد میں ہوتے ہیں اور سینکڑوں آریہ سماجوں کی موجودگی میں اپنے چرنوں کو سچا آریہ نہیں بنا سکتے ایسی حالت میں بے شبہ کہا جا سکتا ہے کہ ایک دن آریہ سماج بجائے اس کے تمام دنیا کو ویدک دھرمی بنائے خود ہندو پورانک دھرم کی ایک زبانی صلاح پسند شاخ بنجائیگی۔"

یہ صلاحی کام ہے جو آریہ سماج نے اس ۲۵-۳۰ سال کے زمانہ میں انجام دیا ہے تبلیغی حیثیت سے انکو جو کامیابی حاصل ہوئی ہے وہ اس سے ظاہر ہے کہ ان کی تعداد ہنوز چند لاکھ سے متجاوز نہیں ہونے پائی۔ یہ چند لاکھ آریہ سماجی ممکن ہے مندروں میں نہ جاتے ہوں اور ان کے علاوہ چند لاکھ اور ہندو ہوں جو کسی نہ کسی وجہ سے مندروں سے علیحدہ رہنا پسند کرتے ہوں لیکن ہندوستان کے بیس کروڑ سناتن دھرمی ہندوؤں کی نسبت یہ کہدینا کہ ان کے مندر خالی پڑے ہیں اور کوئی ان میں نہیں جاتا ایک اتنا بڑا دعوے ہے جس کا کوئی ثبوت ہمارا معزز ہمعصر پیش نہیں کر سکیگا۔ بلکہ جہاں تک ہم دیکھتے ہیں سناتن دھرمی لوگ اب

AsliAhleSunnet.com

اب زیادہ ذوق و شوق کے ساتھ مندروں میں جاتے ہیں۔

نئے مندروں کی تعمیر کے بند ہونے کا ثبوت ہمارے ہمقلم کے دل میں شاید یہ ہوگا۔ کہ ہندوؤں کی سب سے بڑی اور تازہ ترین علمی تحریک ہندو یونیورسٹی میں ایک خاص مندر طالبعلموں اور تعلیمیافتوں کی پرستش و رہنمائی کے لئے تعمیر کیا جانے والا ہے یہ مندر اس روشن خیالی کے زمانہ میں جب کہ آریہ سماج کے فدائی اپنی پوری کوشش استیصال بُت پرستی میں صرف کرنے کے مدعی ہیں ہندو مذہب کے عام رجحانات کا ایک نمایاں و ممتاز مجسمہ ہوگا۔

یہ آریہ سماج کے ربع صدی کی مساعی جمیلہ کے نتائج عظیمہ ہیں جن پر ہمارے ہمقلم کو بہت ناز ہے اور جن کو وہ اسلام کی ... سالہ کوششوں کے مقابلہ میں پیش کرنا چاہتا ہے۔ ہمکو ضرورت نہ تھی کہ آریہ سماج جیسی قلیل التعداد جماعت کا مقابلہ اسلام جیسے برگزیدہ و وسیع مذہب سے کرتے لیکن جب آریہ محقق اس مسئلہ کو بار بار پبلک کے روبرو پیش کرنے کے شائق معلوم ہوتے ہیں تو اُن کی غلط فہمی کا ہٹانا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ (پیغام صلح ۲۵ مئی)

وکیل کے جواب کی ہم عزت کرتے ہیں مگر اپنی طرف سے ہم یہ جواب نہیں دیا کرتے نہ دیتے ہیں، بلکہ ہماری طرف سے جواب یہ ہے کہ نتائج ہمیشہ اسباب پر مبنی ہوتے ہیں۔ ایک غریب مُبلّغ جسکے پاس دس بیس سیر سوت ہے اُس کی محنت کا جو نتیجہ ہوگا وہ اُس مشین کے نتیجہ سے [illegible] ہوگا۔ جس کے پاس لاکھ دو لاکھ کا سامان ہے۔ جو جہالت اور مخاطبین کی طبائع کی سختی اور اُس پر طرہ یہ کہ اُن کی خود مختاری اور باہتیاری عرب میں تھی وہ آج ہندوستان میں نہیں۔ ہاں اگرچہ گو پوری نہیں تاہم اُس کی جھلک سرحد پشاور کے آفریدیوں اور وزیریوں میں پائی جاتی ہے۔

پس مقابلہ کی صورت تو یہ ہے کہ آریہ سماج اُسی قسم کے لوگوں میں جاکر اپنا پرچار (اشاعت) کرے جن میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کی تھی اور کامیاب بھی ہوئے تھے۔ بیشک اُسی طریق سے کریں جس طریق سے حضور نے کی تھی پھر اُسی طرح کامیابی کریں تو ہم بھی داد دینگے۔

پس آریہ سماج کو چاہئے اپنے اپدیشک (واعظ لیکچرار) بہت جلد سرحدی قبائل میں بھیجے اور پیچھے سے اُن کی مدد بھی کرے۔ پھر اگر وہ کامیاب ہوکر آویں تو اُن کا دعوے کسیقدر قابل توجہ ہوگا۔ مگر ہمارا مشورہ ہے کہ اپدیشک اور لیکچرار اپنے گھر کے اور کنبے کے لوگوں کو ملا کر جاویں کیوں؟ صاف ظاہر ہے ؎

پہنچکر کے وہیں کے ہو نہ رہنا
کوئی جاکر کے کہدو نامہ بر سے

قادیانی مشن

دکھاؤ اگر کوئی ایسا ولی ہے؟

قادیانی مشن کی لاہوری پارٹی کا دعوے ہے کہ مرزا صاحب نبی نہ تھے بلکہ مثل اور اولیاء اللہ کے تھے۔ اس پر قادیان کے اخبار الفضل میں مرزا صاحب کے خسر میر ناصر صاحب نے ایک مضمون شائع کیا ہے جس کا عنوان ہے یہ مصرع (دکھاؤ اگر کوئی ایسا ولی ہے) اس میں لاہوری جماعت سے چند سوال ہیں جن کے جوابات لاہوری پارٹی کے اخبار پیغام صلح مورخہ ۲۵ مئی میں نکلے ہیں۔ گو اس مضمون کا روئے سخن لاہوری پارٹی کی طرف ہے مگر چند سوال ایسے بھی ہیں جو واقعی ہم میں اور قادیانی مشن میں فیصلہ کن ہیں۔ اس لئے ہم بھی اس میں دخیل ہونے کا حق رکھتے ہیں میر صاحب لکھتے ہیں:-

ایسا ولی دکھاؤ جس کے لئے آسمان و زمین نے گواہی دی ہو اور اس کے قبول نہ کرنے کے سبب سے طاعون اور زلزلہ اور طرح طرح کی ہلاکت دنیا پر پڑی ہو جیسا قحط اور لڑائیاں وغیرہ۔ ہمارے مسیح (مرزا) کی تبلیغ کے بعد یہ آفتیں آسمان سے نازل ہوئیں

(۲) وہ گمنامی کی حالت سے ایک دفعہ ایسا مشہور ہوا ہو کہ اُس کے ساتھ اسکا گاؤں بھی مشہور ہوگیا ہو۔ اور اس کی جماعت لاکھوں تک پہنچگئی ہو اور بڑے بڑے شریر توبہ کرکے نیکوکار و پرہیزگار بنگئے ہوں۔

(۳) وہ ولی دکھاؤ جس نے کہا کہ میری چار دیواری میں کوئی میرے وقت کے عذاب سے نہ مریگا۔ اور باوجود اس دعوے کے ایسا ہی ہوا ہو ہمارے مسیح نے تو یہ بھی کہا کہ طاعون ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔ کوئی ایسا ولی پیدا کرو جسکے زمانے میں سوائے اس کے سلسلہ بیعت کے اور سب سلسلے مرگئے ہوں جیسا کہ ہمارے مسیح (مرزا) کے وقت میں ہوا۔ اس کے مخالف اکثر ذلیل اور تباہ ہوگئے ہوں اسکے تسلیم کرنیوالے بڑے بڑے رتبوں پر پہنچ گئے ہوں دیکھو اسکا الہام انی مہین من اراد اهانتك وانی معین من اراد اعانتك کس طرح پورا ہو۔ تم خود گواہ ہو اور یہ باتیں تمپر حجت ہیں۔ (الفضل ۱۳/۱۴ مئی)

اہلحدیث:- ہم حیران ہیں یہ لوگ اپنی دُھن کے کیسے پکے ہیں جن باتوں کی سینکڑوں مرتبہ تردید ہوچکی ہے انکو بھی پیش کرتے ہوئے جھجکتے نہیں آسمان زمین نے کون سی گواہی دی۔ کب اور کس روز؟ ہاں یاد آیا جن دنوں پادری عبداللہ آتھم کی موت والی پیشگوئی جو مرزا صاحب نے ۱۵ مہینوں تک کی تھی پوری نہ ہوئی یعنے آتھم پندرہ مہینوں میں نہ مرا۔ تو لودہانہ کے ایک بزرگ (مولوی سعد اللہ مرحوم) نے ایک نظم میں اسی آسمانی اور زمینی شہادت کا ذکر کیا تھا۔ کیا راقم مضمون کا اُسی طرف اشارہ ہے جو یہ ہے ؎

AsliAhleSunnet.com

ہیں پندرہ بڑھ چڑھ کے گزرے
ہے آتھم زندہ اے ظلام مرزا
تری تکذیب کی شمس و قمر نے
ہوا مدت کا خوب اتمام مرزا

قحط طاعون وغیرہ کو ہم اُس وقت مرزا صاحب کی صداقت پر دلیل جانتے جب مرزا صاحب اور اُن کے مریدوں پر اس کا اثر نہ پہنچتا۔ جب تمام دنیا اس بلا میں شریک ہے تو پھر ان کا کیا منہ ہے کہ ان بلاؤں کو یہ لوگ دشمنوں کے لئے مخصوص کہیں گمنامی سے نکل آیا کیا خوب سوامی دیانند۔ لیکھرام بلکہ دھرمپال یا کوئی اور مصنف گمنامی سے نہیں نکلا؟ اس کا جواب ہی کیا۔

چار دیواری کی خوب کہی۔ نامہ نگار کو چاہیئے تھا کہ چار دیواری کا لفظ لکھنے سے پہلے وہ مرزا صاحب کی کتاب (کاغذی) "کشتی نوح" ملاحظہ کر لیتے جہاں چار دیواری کے معنے لکھے ہیں۔ جہاں کہیں میرے مرید ہیں وہ سب میری چار دیواری میں ہیں اس لئے اُن میں سے کیسکو طاعون نہ ہوگا۔ اس کے بعد وہ خود قادیانی طاعونی اموات کو گنتے اور اس کی گنتی محمد افضل ایڈیٹر البدر سے شروع کر کے محمد یٰسین سہارنپوری مہاجر قادیانی تک پہنچاتے تو غالباً اُن کو اس مضمون کے لکھنے کی ضرورت پیش نہ آتی۔ افسوس ایک زمانہ تھا کہ مرزا صاحب نے طاعون کے متعلق یہ دعوےٰ کیا تھا النار غلامنا (طاعونی آگ ہماری غلام ہے) مگر جب اسی غلام نے سرکشی کر کے آقا کو دبانا شروع کیا اور خاص دار الخلافہ قادیان پر حملہ آور ہوا تو آقا صاحب مکان کے اوپر چھت پر خیمہ زن ہو گئے یہی معنے ہیں سہ

تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے
وہ ساری اُن کی شیخی جھڑی دو گھڑی کے بعد

کیا خوب کہی کہ بیعتوں کے سب سلسلے مر گئے۔ اللہ اکبر اس تہور اور دروغ کی بھی کوئی حد ہے۔ ہم بیرون پنجاب کا ذکر نہیں کرتے خاص پنجاب ہی میں بیعتوں کے سلسلے اسی طرح جاری ہیں جیسے پہلے تھے۔ علیپور۔ گولڑہ۔ مکھڈ۔ پاک پٹن وغیرہ بے شمار گدیاں تو آج کل بھی پنجاب میں موجود ہیں جن میں ہزاروں بلکہ لاکھوں آدمی بیعت کرتے ہیں۔ ہاں یہ سچ ہے کہ اُن کے ہاں اخبار نہیں جس کی وجہ سے وہ اپنے بیعت شدوں کی فہرستیں چھاپتے رہیں۔

اکثر مخالف ذلیل اور تباہ ہو گئے۔ کیا خوب ہم اس اکثر کی بابت کئی مرتبہ پوچھ چکے ہیں کہ اُن کی فہرست بتلاؤ۔ کون مخالف ذلیل ہوا اور کون ہلاک ہوا ہمیں نہیں تبلایا جاتا۔

سُنئے مرزا صاحب کے اشد ترین مخالف (بقول اُن کے) دو تھے۔ مولوی عبد الحق صوفی غزنوی۔ مقیم امرتسر۔ جس سے مرزا صاحب نے امرتسر میں مباہلہ کیا۔ اور دونوں نے بالمقابل دعا مانگی۔ ظاہر ہے کہ مباہلہ کسی بیّن فیصلے کے لئے ہوا ہوگا جو مباحثہ سے طے نہیں ہو سکتا۔

دوسرا بقول مرزا صاحب (حقیقۃ الوحی) اشد مخالف مولوی ثناء اللہ ہے۔ تبلاؤ ان دونوں اشد مخالفوں کے سامنے مرزا صاحب کسی بات میں بھی کامیاب ہوئے؟ آہ! اس وقت مجھے وہ آخری فیصلہ یاد آتا ہے جو نہایت ہی درد دل سے لکھا ہوا تھا جس کے ایک ایک لفظ سے مرزا صاحب کی اندرونی کیفیت کا احساس ہوتا تھا۔ آہ: وہ آخری فیصلہ جس کے مضمون سے قطع نظر نام ہی اُس کے مدعا کو ظاہر کرنے کے لئے کافی تھا۔ آہ! وہ آخری فیصلہ جس کے انجام کا انتظار تمام افراد مرزائیہ کو لگ رہا تھا گویا وہ

يَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ

کا مصداق تھا اُس کا مضمون کیا تھا۔ کیا تبلایا جائے وہ کیا تھا وہ پاک منہ کی پاک دُعا تھی جو بحکم سہ

بترس از آہِ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از درِ حق بہر استقبال مے آید

مُنہ سے نکلتے ہی قبول ہوئی۔ آہ اُس مقدس بزرگ کی دعا تھی یا تقدیر کا تیر کہ لگتے ہی پار ہو گیا۔ ناواقف ناظرین منتظر ہونگے دعا کیا تھی اور کس مقدس بزرگ نے کی تھی؟ ایسے ناواقف ناظرین کے لئے ہم تبلاتے ہیں۔ وہ مقدس بزرگ تھے جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تھے اور اُن کی دعا تھی خداوندا! ہم دونوں (مرزا اور ثناء اللہ) میں سے جو جھوٹا ہے اُس کو سچے کی زندگی میں موت سے مار کر دوسرے کو اور اُس کی جماعت کو خوش کر۔ آمین (۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء)

آخر کیا ہوا۔ اُس اشد مخالف کی جس کی بابت مرزا صاحب نے خود لکھا تھا کہ میری عمارت کو گرانا چاہتا ہے) کہاں تک توہین ہوئی کہاں تک وہ ذلیل ہوا۔ آہ کیسا عبرت ناک سین ہے اور کیسا خوفناک منظر ہے

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر
کذب میں سچا تھا پہلے مر گیا

جواب مذاکرہ علمیہ نمبر ۹

(مجریہ ۷ جمادی الثانی ۱۳۳۳ھ)

مذاکرۂ مذکورہ میں مستفسر نے دو حدیثیں ایک "ترکت فیکم امرین الخ" اور ایک "وانا تارک فیکم الثقلین الخ" اور چند اُنہی کی ہم معنی حدیثیں پیش کر کے دریافت کیا ہے کہ دوسری حدیث یعنے ثقلین والی میں جو اہلبیت کے ساتھ تمسک کرنے کا حکم وارد ہوا ہے اُس سے کیا مراد ہے آیا ازواج یا اولاد یا قیامت تک کے سادات۔ پھر تیسری شق پر دو خدشہ وارد کئے گئے ہیں۔

اوّل یہ کہ اگر قیامت تک کے سادات مراد ہوں اور آئندہ اہلبیت (سادات) کی حالت ناگفتہ بہ ہو جائے تو پھر لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض کی پیشگوئی غلط ہو جائیگی اور اُن کے ساتھ تمسک کرنے والا بد عقیدہ یا بد عمل ہو جائے گا۔

جواب:۔ خدشہ اوّل۔ اہل بیت سے وہی سادات مراد ہیں جو آپ کے سچے اور پکے متبع ہیں۔ ہر قسم کے شرک اور بدعت سے دُور ہیں۔ اور جو ایسے نہیں ہیں وہ حقیقتاً سادات اور اہل بیت میں ہی نہیں۔ جس طرح حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا جو آپ کے طریقہ پر نہیں تھا اُس کے واسطے صاف

AsliAhleSunnet.com

لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ موجود ہے۔

پس جو سادات آپ کے متبع نہیں ہیں اُنکے ساتھ تمسک کرنے کا بھی حکم نہیں۔ نہ در صل ایسے سادات اہلبیت ہونے کا شرف رکھتے ہیں بلکہ وہ بفحوائے إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ اہل بیت ہونے میں شامل ہی نہیں۔ پس ایسوں کے ساتھ تمسک بھی واجب نہ ہوگا۔ اتباع تو انہیں سادات اور اہل بیت کے ساتھ واجب ہوگی جو حضور قدس صلعم کے طریقہ پر چلتے ہوں پس لن یتفرقا والی پیشینگوئی صحیح پڑی۔

دوسرا خدشہ (ملخصاً) یہ ہے کہ اگر کوئی سید امور منکرہ کا مرتکب ہو گیا اُس کی بھی عزت و توقیر کا حکم پا گیا ہے۔ اور اگر اُن میں کوئی شراب پیئے تو سزائے تعزیری دی جائیگی یا نہیں۔

جواب:۔ ایسے شخص کی کوئی شرعی توقیر نہیں اور اگر اہل بیت میں سے کوئی (معاذ اللہ) مرتکب حدِ شرعی ہو تو اُس کو ضرور تعزیری سزا دی جائیگی لہٰذا میں اس موقع پر ایک خاص واقعہ حضور قدس صلعم کے عہد سعادت مہد کا پیش کرتا ہوں حضور اقدس صلعم کے زمانہ میں ایک قریش کی عورت نے چوری کی تھی۔ رسول خدا صلعم نے اُس کے ہاتھ کاٹے جانے کا حکم دیا جسپر حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ نے اُس کی سفارش کی۔ اس پر رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ کیا تو حدود خدا میں سفارش کرتا ہے۔ اگلے لوگ اسی لئے تو مٹ گئے کہ انہیں جب کسی شریف نے چوری کی تو اُس کو چھوڑ دیا۔ اور جب کسی ضعیف نے چوری کی تو اُس پر حد قائم کی۔ قسم ہے خدا کی اگر فاطمہ بنت رسول اللہ بھی چوری کرے تو اُس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالوں یہ حدیث بروائت حضرت عائشہ رضہ آئی ہے اور صحیحین اور سُنن اربعہ میں موجود ہے۔

پس اس حدیث سے اچھی طرح معلوم ہو گیا کہ جب جناب سیدہ کے لئے کوئی گنجائش نہیں تھی تو پھر اور کسی کی کیا حقیقت ہو سکتی ہے۔ پس خدا سے دعا ہے کہ ہم سب کو اپنے رسول کے اتباع کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین۔ فقط والسلام

(خاکسار خادم العلماء ابو الحیاء حکیم سجاد حسین باملی۔ مقیم مین پوری)

تجاویز مفیدہ بابت اشاعت توحید و سنت

قابل توجہ جملہ اہلحدیث عموماً و اراکین اہلحدیث کانفرنس خصوصاً۔

بخدمت شریف حضرات علمائے کرام و ناظرین عظام خیر خواہان جلسہ اہلحدیث کانفرنس۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اما بعد۔

واضح ہو کہ خاکسار مندرجہ ذیل تجاویز برائے ترقی اشاعت توحید و سنت فنڈ، اہلحدیث کانفرنس ارسال خدمت کرتا ہے۔ امید ہے کہ اگر توجہ اور غور سے اسپر عملدر آمد کیا جائے تو ضرور انشاء اللہ تعالیٰ مفید ہوگا۔

اوّل یہ کہ بانی و کارکنان اہل حدیث کانفرنس کو مناسب بلکہ ضروری ہے کہ فنڈ مذکورہ کا ابتداء کانفرنس سے تا حال جو کچھ آمد و خرچ ہوا ہے۔ اُس کا گوشوارہ یعنی پوری اور مفصل کیفیت (رودداد۔ درصورت رسالہ یا بذریعہ اخبار اہلحدیث) شائع فرما کر قوم کے زیر نظر فرماویں[۵] جس سے قوم کو پورا اعتماد و بھروسہ ہو جائے جس کی تشریح یوں ہو۔

(الف) اسمائے گرامی چندہ دہندگان مع پورے پتہ کے۔

(ب) تاریخ دستہ و وصولی زرچندہ مع معرفت وغیرہ۔

(ج) جلسہ کا چندہ الگ ہو اور دیگر ذرائع کا الگ الگ۔

دوم:۔ یہ کہ فنڈ مذکور الصدر کا حساب مصرف یعنے کہاں کہاں خرچ ہوا۔ جس کی تشریح یوں ہو۔

(الف) مسفیران کانفرنس کو کس قدر تنخواہیں دیگئیں۔

(ب) تقسیم ٹریکٹ و رسالہ جات اور خطوط و طبع روداد وغیرہ پر کتنی لاگت آئی۔

(ج) اسی طرح کل مصارف کا نام بنام تفصیلوار بیان ہونا چاہئے۔

سوم:۔ یہ کہ اہلحدیث فنڈ کو ترقی دینے اور مستحکم کرنے کے واسطے جابجا ہر ایک ایسے ضلع۔ شہر و قصبہ میں کہ جہاں پر اہلحدیث کی جماعت اچھی اور کافی تعداد میں ہو ایک ایک لائق اور قابل وثوق عالم باشاہرہ لبطور تحصیلدار کے مقرر کرنا چاہئے۔ کیونکہ بغیر باقاعدہ تحصیلدار کے زرچندہ وصول ہونا غیر ممکن ہے۔ اوائل میں تو جوش یا وعظ و پند سے متاثر ہو کر ایک یا دو چار ماہ یعنی دو چار قسط ہر کس و ناکس زرچندہ دیدیتا ہے یا دیدیگا۔ مگر بلا تقاضا کے بطور خود ہمیشہ کی پابندی صرف مشکل ہی نہیں بلکہ سخت دشوار امر ہے الا ماشاء اللہ۔ لہٰذا تحصیلدار کی اشد ضرورت ہے جسکا کام حسب ذیل ہوگا:۔

(الف) جو صاحب تحصیلدار جس ضلع۔ شہر و قصبہ میں مقرر ہونگے اُن پر لازم ہوگا کہ وہ علاوہ اُس مقام کے اُس کے اطراف میں بھی دو چار بلکہ دس بیس کوس تک جہاں جہاں کم و بیش اہلحدیث مقیم ہوں وہاں تشریف لیجا کر (جس کے آمد و رفت کا خرچ بذمہ فنڈ ہوگا) وعظ و نصیحت کریں اور اشاعت توحید باری عز اسمہ و سنت نبی علیہ السلام کی ضرورت و فوائد کو ذہن نشین کرا کے حسب لیاقت لوگوں سے ماہوار چندہ لکھوا دیں جو درج رجسٹر ہوا کرے۔ مگر شروع شروع چندہ لکھانے کے واسطے بہتر ہوگا کہ ایک وفد جس میں چند خاص علماء و بعض رؤساء شامل ہوں۔ اور ہر ہر مقام میں دورہ کر کے لوگوں کو توجہ دلا دیں۔ نیز چندہ کی فہرست مرتب کر کے تحصیلدار صاحب کے سپرد کر دیں۔ جو ہمیشہ اپنے اپنے علاقہ میں گشت لگا کر زرچندہ وصول کرتے اور صدر دفتر میں بھیجتے رہیں۔

(ب) ہر تحصیلدار کے پاس باضابطہ رجسٹر اور

[۵] شائع ہو چکا ہے اور آئندہ بھی ہوا کریگا۔ بلکہ ماہوار ہوا کریگا انشاء اللہ (ایڈیٹر)

AsliAhleSunnet.com

رسید بک ہونا ضروری ہے۔

(ج) کوئی صاحب چندہ دہندگان بلا رسید کے زرچندہ نہ دیں تاکہ کسی چندہ دہندگان کو کسی طرح کا شک وشبہ کی گنجائش نہ ہو۔

(د) کیونکہ قوم کو جب تک اس بات کا کامل اطمینان قلبی حاصل نہ ہوگا کہ زرچندہ ٹھیک ٹھیک موقع پر خرچ ہو رہا ہے تب تک قوم پوری توجہ نہ کریگی اور نہ ہی کافی تعداد میں زرچندہ وصول ہوگا۔

چہارم۔ یہ کہ دو ڈیڑھ ماہ قبل انعقاد جلسہ اہلحدیث کانفرنس صدر دفتر سے ایک باقاعدہ دو یا چار صفحہ کا اشتہار بنام تبلیغ الحق یا ضیاء الاسلام وغیرہ طبع کرا کے کل سفیران و تحصیلداران کی خدمت میں بغرض عام اشاعت بھیجا جاوے جسکی خوب اشاعت ہووے جس میں کانفرنس کے عمدہ سے عمدہ کارگزاریوں کا خلاصہ درج ہوا کرے اور ساتھ ہی فنڈ مذکور کو اعلے سے اعلے رتبہ پر پہنچانے کی تحریک کی جائے۔ نیز قوم سے درخواست کی جائے کہ حتی المقدور زرچندہ کو بڑھانے میں تساہل و کوتاہی نہ کرے۔

پنجم۔ یہ کہ کل سفیران و تحصیلداران اپنے اپنے علاقہ میں بذریعہ اشتہار مذکور الصدر ایک یا ڈیڑھ ماہ قبل جلسہ کے خاص جلسہ کے واسطے چندہ کی تحریک کریں اور جو کچھ وصول ہو ارسال فرمائیں کیونکہ دور دراز کے عوام الناس بلکہ خاص الخاص حضرات بھی جلسہ کی شرکت نہیں کر سکتے۔ اگر معدودے چند تشریف لے بھی گئے۔ تو خرچ آمد و رفت کا بار کثیر الگ ہے اور چندہ کا بار الگ۔ جو دشوار نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ لہذا ہر ہر مقامات میں خاص جلسہ کا چندہ کافی تعداد میں وصول ہو سکتا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اگر مذکور الصدر بندوبست کیساتھ مستعدی سے اور باقاعدہ کارروائی کیجاوے تو کم از کم دو ڈھائی ہزار روپیہ ماہوار وصول ہونا اور سہولیت سے کل کام اشاعت، و دار التصانیف اور مدرسہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ وغیرہ کا چلنا مشکل امر نہ ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

بلکہ گمان غالب ہے کہ اگر کارکنان اہلحدیث کانفرنس نے اشاعت توحید و سنت کا کام باحسن طریق چلا کر کامیابی حاصل کی جس کی قوی امید ہے تو بمبئی، کلکتہ، رنگون، مدراس، دہلی، امرتسر لاہور اور اضلاع بہار و بنگالہ وغیرہ وغیرہ کے بڑے بڑے نامی گرامی رؤسا، زمیندار، تجار، عہدہ دار دیگر صاحب سیکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں کی جائداد بنام اہلحدیث کانفرنس وقف کرنے سے دریغ نہ کرینگے جس کی مستقل آمدنی سے دن دونی رات چوگنی ترقی ہوکر سرسبز و شاداب ہوتے اور پھلتے پھولتے رہنے کی امید قوی ہے خداوند کریم توفیق رفیق بخشے۔ آمین ثم آمین۔

مستقل آمدنی کی صورت بہت ہی عمدہ اور آسان یہ ہو سکتی ہے کہ ہر ہر شہر میں بازار کے موقع پر دو دکان برائے کرایہ لئے جاویں یا زمین لیکر دو دکان بنوا دئے جاویں جو کہ یقیناً بے ضرر اور بہتر کام ہوگا اس میں گھاٹے وغیرہ کا مطلق خدشہ نہیں ہے۔

ممکن ہے کہ تجاویز مذکورہ میں قدرے ترمیم یا اصلاح کی ضرورت ہو جس کو آں حضرات بشوق سدھار سکتے ہیں مگر قبول افتد زہے عزو شرف۔ فی الآخر حضرت مولانا شیر پنجاب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب جنرل سکرٹری اہل حدیث کانفرنس سے عرض ہے کہ جناب والا تجاویز ہذا کو براہ نوازش اپنے اخبار گوہربار میں درج کرکے قوم کو توجہ کرنیکا موقع دینگے اور عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہونگے۔ والسلام

(راقم یکے خریدار اہلحدیث نمبر ۳۳۰ از چکردھرپور)

اہلحدیث اور انکی حالت

مکرم و محترم جناب مولانا مولوی ابوالوفا صاحب زاد عنایتکم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ضروری گزارش یہ ہے کہ ایک مختصر مضمون ارسال خدمت ہے۔ براہ عنایت کریمانہ اپنے اخبار گہربار میں ضرور اس کو درج فرماویئے اور اس ناچیز کو موقعہ شکریہ کا عطا فرمائینگے۔ مجھے امید قوی ہے کہ میری یہ استدعا ضرور درجہ اجابت کو پہنچے گی۔ اور بقیہ اس مضمون کا آئندہ روانہ خدمت کیا جاویگا۔

بیشک یہ فرقہ اہلحدیث آج تک ہر قسم کی تکالیف کو جھیلتا ہوا اور ہر طرح کے مصائب کو برداشت کرتا ہوا اور ہر قسم کے نقائص اور عیوب سے پاک و صاف ہوتا ہوا اور دوسروں کو بھی صاف ستھرا بناتا ہوا چلا آیا۔ اور بفضل خدا اس میں وہی چمک دمک اور وہی آب و تاب اور وہی عادات و اخلاق اور وہی طرز عمل جو آج کے تیرہ سو برس پہلے تھے موجود ہیں۔

جو اس زمانہ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں حسن اخلاق عادات و اطوار موجود تھے وہ بعینہٖ اس فرقہ کے بزرگان عظام اور متبعان فرقہ خیر الانام میں پائے جاتے ہیں جس کو دیکھکر ہر منصف مزاج شخص بے دھڑک کہدیگا کہ اگر فی الحقیقت کوئی فرقہ ناجیہ ہے تو یہی ہے۔ اور بے شک یہی متبعان سنت کہلانے کے مستحق ہو سکتے ہیں اور ہمیشہ یہ فرقہ لکل مبطل محق کا مصداق بنتا چلا آیا ہے کسی زمانہ میں مغلوبیت کا جام پینا نصیب نہیں ہوا۔ ہمیشہ سب پر بفحوائے الحق یعلو ولا یعلی غالب رہا۔ ہر فصل و بہار میں کافی تعداد سے اسمیں لوگ موجود تھے۔ کیوں نہ ہو اس کی ایسی حالت جس فرقہ میں کامل توحید ظاہر ہوگی جسمیں اتباع رسول پورے طور سے کی جاتی ہوگی انشاء اللہ اُس کی یہی حالت ہوگی۔ اور اُسی کا جھنڈا سب سے اونچا رہیگا اور وہی لوگ مقرب ایزدی کے لقب سے ملقب ہونیکے مستحق ہونگے؛

مگر افسوس صد افسوس انقلابات دہر نے کچھ ایسا اثر کیا کہ کسی چیز کو اپنی اصلی حالت پر رہنے نہ دیا سب میں کچھ نہ کچھ تغیر و تبدل ضرور پیدا کر دیا چنانچہ جس فرقہ کے اوصاف اوپر بیان ہو چکے ہیں جس سے شان اسلام ظاہر ہوتی تھی جس سے بخوبی

AsliAhleSunnet.com

پتہ لگ سکتا تھا۔ واقعی اسلام ہی تمام ملت اور ادیان میں ممتاز اور برگزیدہ ہے جس سے صاف طور پر ہر شخص پر صداقت اسلام کی روشنی جلوہ نگن تھی۔ اب اس کی عجیب کیفیت ہے پہلے جیسے علو اخلاق کے لوگ نہیں نہ ویسے بُردبار متحمل مزاج کے اشخاص ہیں اور نہ اب ویسی محبت اخلاص ہے حدیث فان المومن للمومن کالبنیان یشد بعضہ بعضا ثم شبک بین اصابعہ بالائے طاق ہے (خاص خاص سے بحث نہیں عامہ کا ذکر ہے)

فی زماننا بہت سے لوگ جوشیلے موجود ہیں۔ اور تبلیغ احکام برابر کر رہے ہیں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے اور اپنے پُرانے دستورالعمل کو ہر وقت مد نظر رکھتے ہیں اور نہایت اطمینان سے کام کر رہے ہیں وہی لوگ اپنے مقصد میں کامیاب ہو رہے ہیں۔ اور بہت سے ایسے ہیں کہ انہوں نے اپنے دستورالعمل کو پس پشت ڈالدیا ہے۔ بعض تو ایسں کو تو بالکل نسیاً منسیاً کیا بلکہ منسوخ سمجھ رکھا ہے اور سخت کلامی، ترش گوئی، غیظ و غضب۔ سب و شتم۔ اہانت غیر کو اپنا رفیق اور ہمدم اور ہادی تصور کر لیا ہے۔ اسی وجہ سے وہ اپنے مقصد میں بالکل ناکامیاب رہتے ہیں اور ہر قسم کی اذیت اور تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

چنانچہ اکثر سُنا گیا ہے بلکہ میں نے اپنے کانوں سے سُنا ہے کہ ہمارے بعض اہلحدیث بھائی بید ھڑک کہہ اُٹھتے ہیں کہ فلاں (بزرگ) ایسا اُس کو ماننے والے ایسے۔ اور اس قسم کے بہت سے کلمات ناشائستہ کہہ ڈالتے ہیں مطلقاً پرواہ نہیں کرتے کہ جب ہم اُن کے بزرگوں کو اس طرح کہہ رہے ہیں تو کیا وہ نہ کہیں گے اور کیا وہ باز رہینگے تو فائدہ کیا ہوا کہ ہم ایک کہیں اور چار سُنیں ؎

جو نہ بولے زیر گردوں گر کوئی میری سُنے
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سُنے

ایسے طرز عمل سے کیا فائدہ محض ہباء المنثوراً کا مصداق بنتا ہے۔

تسے بیجھ کر اہلحدیثو۔ اے میرے جوشیلے جوانو! اس حدیث کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنی مطلب برآری کی کوشش کرو تو انشاء اللہ ضرور کامیاب ہو جاؤ گے

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلعم قال ان اللہ رفیق یحب الرفق ویعطی علی الرفق ما لا یعطی علی العنف وما لا یعطی علی ما سواہ رواہ مسلم وفی روایۃ لہ قال لعائشۃ علیک بالرفق وایاک والعنف والفحش ان الرفق لا یکون فی شیٔ الا زانہ ولا ینزع من شیٔ الا شانہ نہایت آہستگی اور نرمی سے کام کرنا چاہئے۔ ہمکو کسی سے کیا مطلب۔ کسی سے کیا غرض کسی کی مذمت اور اہانت سے کیا نتیجہ؟ دیکھو قول رسول ما احب الی حکیت احداً وان لی کذا وکذا کسی کے روزنامچے کے دیکھنے سے واضح ہو رہا ہے ہمکو حسن اخلاق کا سبق قول پیغمبر ان من خیارکم احسنکم اخلاقا بتجلی دے رہا ہے اور نیز اگر لیس منا من لم یوقر کبیرنا کو مد نظر رکھیں تو ہمارے لئے مفید ثابت ہو (باقی آئندہ)

(خاکسار ابوضیاء عفی عنہ از دھل)

مذاکرہ نمبر ۸ کی بابت استفسار

۲۳ جمادی الاول - ۹ر اپریل کے پرچے میں مذاکرہ نمبرہ مرقومہ جناب مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی متعلق اجماع نکلا تھا اُس کی بابت ایک صاحب لکھتے ہیں:-

گذارش ہے کہ آپ مسئلہ اجماع کے متعلق بار بار لکھتے ہیں کہ علماء کیوں اس میں حصہ نہیں لیتے۔ سو اس کی وجہ یہی کہ موضوع بحث متعین نہیں۔ یہ نزاع مشابہ نزاع لفظی بلکہ اس کا عین ہے۔ فریقین کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ متنازع فیہ کیا امر ہے اور ہمیں دلائل کس قسم کے پیش کرنے چاہئیں۔

(المرسل عبد الصمد از روپڑ ضلع انبالہ)

ایڈیٹر - معلوم نہیں آپ کس حد تک وضاحت چاہتے۔ مضمون مذکور اپنے مدعا میں بہت واضح ہے۔ سارا زور اسی بات پر ہے کہ اجماع امت شرعی حجت نہیں۔ چنانچہ مولوی صاحب موصوف کے یہ الفاظ خاص بصورت تنبیہ اپنا مدعا اظہار کر رہے ہیں جو درج ذیل ہے:-

تنبیہ - اس مقام پر میں اس امر کو بھی واضح کرنا چاہتا ہوں کہ جب معلوم ہو چکا کہ افراداً کسی امتی کا قول بلا شرط حجت شرعی نہیں بلکہ وہ مشروط ہے موافقت کتاب و سنت سے تو اب یہ بھی سمجھ لینا چاہئے کہ امتیوں کو یہ منصب تشریع اجتماعاً بھی نہیں مل سکتا ہے

(۹ر اپریل صفحہ کالم ۲)

اب تو سائل کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ نزاع لفظی ہے یا حقیقی۔ بس اب اپنا مافی الضمیر علمی طرق کے طعن تشنیع اور دل آزاری ہوگی تو درج ہوگا۔

اہل حدیث کمپنی

اس کمپنی کی تحریک ۱۴ جمادی الاول مطابق ۲ر اپریل کے پرچے میں ہوئی تھی جس میں دو صد روپیہ کی رقم میں نے لکھائی تھی۔ ۳۰ر اپریل کے پرچہ میں خلیفہ ابراہیم صاحب نے تائید کی اور اپنا حصہ یکصد لکھایا۔ اس سے بعد ۷ مئی کے پرچے میں منشی بخش الدین نے تائید کی اور اپنا حصہ مبلغ سو لکھایا۔ اُس کے بعد ۱۴ مئی کے پرچے میں مولوی عبد الحمید صاحب احمدی مقیم حیدر آباد نے مفصل تائید کی اور اپنی طرف سے یکصد کا وعدہ کیا۔ ۲۸ مئی کے اہلحدیث میں مولوی محمد زکریا خانصاحب میرٹھی کی طرف سے صہ کا اور شیخ اسماعیل سوداگر شال امرتسر کی طرف سے صہ کا وعدہ میرے خیال میں اور کوئی تجویز ایسی ہو کہ اُس میں پیش پیش کیا یا سوچا جائے تو ہو سکتا ہے مگر تجارتی کمپنی کے لئے پیش پیش کرنا کسی طرح قرین مصلحت نہیں۔ مناسب تو یہ ہے کہ اہلحدیث کانفرنس کے جملہ ممبران اس میں شریک ہو کر حسب حیثیت بجتنا کچھ رقم

(۸۷۸)

اس میں لکھا دیں چونکہ اس کا دفتر دہلی میں ہوگا جو بلحاظ کانفرنس کے اور بلحاظ تجارت کے مرکز ہے اسلئے دہلوی ممبران اس پر زیادہ توجہ کریں۔ کیونکہ کمپنی کی مجلس شوریٰ میں وہی لوگ ممبر ہوں گے جنکا اس میں روپیہ لگتا ہوگا۔ دہلوی احباب اگر شریک کمپنی نہ ہوئے تو دہلی میں صدر دفتر کیسے ہوگا۔ مانا کہ دہلوی صاحبان کو اپنے اپنے کاموں سے فرصت نہیں اور اس کمپنی سے اُن کو چنداں فائدہ کی توقع نہیں۔ مگر اُن کو یہ سمجھکر شریک ہونا چاہئے کہ قومی یادگار ہے اس میں جو دینگے اس نیت سے اُن کا نفع ہی مطلوب نہوگا بلکہ ثواب بھی ہوگا۔

پس ہمیں امید رکھنی چاہئے کہ ممبران کانفرنس توجہ کرکے اہلحدیث کمپنی کی بنیاد کو بھی مضبوط کر دینگے سابقہ وعدے سات سو بیس روپے کو چھوڑ کر حسب ذیل علاوہ خریدار ۳۵۲۲ صاحب ۵ روپیہ وعدہ کرتے ہیں۔

ایک اور صاحب اپنے دل کا راز ظاہر کرتے ہیں۔

جناب مولانا آپ نے جو ۲ اپریل کے پرچہ میں لکھا تھا کہ کمپنی کی بابت بنارس والے جلسہ پر تمام صاحبان کو مطلع کیا جائیگا اور جو کچھ وہاں منظور ہوگی شتہر کر دیا جائیگی عاجز کے ناقص خیال میں اگر آپ ابھی سے اس کام کو شروع کر دیں اور چندہ جمع کرنے کی کوشش ہو جائے تو بہت بہتر ہو۔ اور کیا ابھی سے یہ حسن تجویز مجلس شوریٰ میں پیش کرکے منظور نہیں کروا سکتے کیونکہ بنارس والے جلسے کو ابھی ایک سال ہے اور اس عرصہ میں اگر کمپنی کے پاس کافی رقم پیدا ہو جاوے اور کمپنی کا کام اچھی طرح سے چل رہا ہو تو تب جلسہ پر لوگوں کو اس کام میں اچھی طرح ترغیب ہو سکتی ہے دیگر کمپنی کے قواعد و ضوابط اور اس کے چلنے کے طریق وغیرہ بذریعہ اخبار ظاہر کریں تاکہ ہر ایک شخص کو اچھی طرح روشن ہو جاوے۔ میں اس نیک اور حسن تجویز کی بڑے زور سے تائید کرتا ہوں۔ اور امید واثق ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ بفضل خدا اس میں بہت ترقی ہوگی۔

نقل کمپنی کے قائم ہونے پر پچاس روپیہ دونگا

دعا ہے کہ پروردگار مسلمانوں کو توفیق دے اور نیک کاموں کے کرنے میں مدد دے۔ آمین۔

(آپ کا خادم ایک اہلحدیث)

ایڈیٹر۔ آپ کی ہمدردی کا شکریہ ہے جزاک اللہ ایک تو آپ اپنا نام تحریر کریں تاکہ وقت پر آپ سے روپیہ طلب ہو سکے۔ دوم واضح رہے کہ کمپنی کی مجلس شوریٰ اور ہوگی۔ کانفرنس کی مجلس شوریٰ سے الگ۔ اس میں وہی لوگ ممبر ہونگے جن کا روپیہ کمپنی میں ہوگا۔ کانفرنس کو کمپنی کی سرپرستی سے فائدہ ضرور ہوگا۔ مگر کمپنی کانفرنس کے ماتحت نہیں ہو سکتی۔ اس لئے کانفرنس کی مجلس شوریٰ کو اس کے متعلق کسی قانون بنانے کا کوئی اختیار نہیں۔

انجمن اخوان الصفا

۷ مئی کے بعد اس انجمن کا ذکر اخبار میں نہیں ہو سکا آئندہ انشاء اللہ برابر ہوا کریگا۔ یہ انجمن کیا ہے؟ سلسلہ جو اس انجمن کے ممبر ہوں ایک سلسلہ میں منسلک کرنیوالی اس کے مفصل قواعد مع کاپی فہرست ممبران چھپی ہوئی ہے۔ قواعد کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر ممبر دوسرے ممبر کی حاضر غائب عزت توقیر بڑھائیگا۔ حاضر غائب اس کی خیر خواہی کریگا۔ وغیرہ۔ جو صاحب اس کے قواعد دیکھنا چاہیں وہ ۲۹ جنوری کا اہلحدیث دیکھیں۔ یا ایک پوسٹ کارڈ بھیجیں تو اُن کو قواعد بھیجدیئے جاوینگے۔ کسی گزشتہ پرچہ میں ممبران کی تعداد غلطی سے ۲۵ بتلائی گئی ہے۔ اصل تعداد ۷ مئی تک ۳۴ ہے۔ اس کے بعد حاجی عبد الغنی خان از ٹانڈہ ضلع فیض آباد داخلہ ۱۳ عدد

حسب قواعد جدید ممبر کی اطلاع سب ممبروں کو ہونی چاہئے۔ آج تک یہی سمجھا گیا کہ اخبار کے ذریعہ اطلاع ہو جاویگی مگر احباب نے اس پر اعتراض کیا ہی کہ جو لوگ اخبار کے خریدار نہ ہونگے اُن کو کیسے ہوگی اس لئے حسب قاعدہ کارڈ چھپوائے گئے ہیں جن کی

لاگت ۸ عدد۔ کل حساب وضع شدہ ۸ ۔ مئی تھا ۸ عدد از حاجی عبد الغنی مذکور۔ جملہ ۸ خرچ ۸ برائے طبع کارڈ ۱۔ باقی ۸۔ حساب کی غلطی اور دیگر قسم فروگزاشتوں سے اطلاع دیا کریں جن جن صاحب کو قواعد نہ ملے ہوں وہ اور چاہتے ہوں وہ مہربانی کرکے اطلاع دیں۔

ہاں یہ بات ضروری قابل مشورہ ہے کہ کارڈ کے ذریعہ اطلاع کرنے سے بہت خرچ ہوا کریگا۔ فی کارڈ ۳ پائی محصول ڈاک اور ۳ پائی خرچ مع روانگی۔ آج جو ممبروں کی تعداد ۳۴ ہے۔ ایک ممبر کی اطلاع کرنے پر ۸ خرچ ہونگے۔ آئندہ جب زیادتی ہوتی گئی تو کہاں تک خرچ بڑھیگا داخلی ممبر تو ۸ رہا۔ اور خرچ فی ممبر روپیہ سے زیادہ۔ یہ کمی کہاں سے آویگی۔ اس لئے میری رائے میں اخباری اطلاع پر کفایت ہونی چاہئے ہاں جو اخبار کا خریدار نہ ہو وہ بتلا دیا کریں اُسکا انتظام خاص کیا جاویگا۔ انشاء اللہ۔

ممبران کو چاہئے گزشتہ غفلت کو چھوڑ کر اب چستی سے کام لیں۔

ادائے شکریہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

بعد سلام سنت الاسلام معروض خدمت ہوں کہ اخبار گوہر بار کے کسی گوشہ میں اس شکریہ کو جگہ دیکر احقر کو ممنون فرما دیجئے نہایت عنایت ہوگی وھو ھذا۔

ناظرین! آپ کو معلوم ہوگا کہ عاجز نے ایک شکایت آمیز مضمون بابت خلاف عقیدگی بزرگوار من جناب والد صاحب بخدمت علماء اہلحدیث پیش کیا تھا الحمد للہ علی احسانہ کہ میری آواز رائگان و بیکار نہ گئی۔ بلکہ غیر معمولی علماء بھی کسی قدر متوجہ ہوئے اور بمصداق اَلسَّابِقُوْنَ السَّابِقُوْنَ اُولٰٓئِکَ الْمُقَرَّبُوْنَ سب سے مقرب مولانا اشیر اسلام ہی ہوئے کیوں نہ ہوں اسی واسطے تو

جملہ اہل حدیث سوسائٹی کے مقتدا مانے گئے ہیں فاضل امرتسری قابل قدر تجویز کی۔ مگر بوجوہ تعمیل ارشاد سے قاصر رہا۔ مورخہ ۳ جمادی الثانی ۱۳۳۳ھ کے اہلحدیث میں مکرم بندہ مولوی عبدالمجید صاحب حیدرآبادی نے بھی ایک مدلل مضمون جس سے میری تائید و دلجوئی اور منکرین حدیث پر اعتراض و الزامی جواب ہو کر حجت قطع تحریر فرمایا ہے جس کا کمترین اولاً جناب مولانا شیخ الاسلام کا ثانیاً مولوی عبدالمجید صاحب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ اور دیگر علمائے کرام و فضلائے عظام سے عموماً اور مولانا سیالکوٹی و جناب مولانا محمد ابوالقاسم صاحب محدث بنارسی سے خصوصاً عرض کر کے امید واثق کرتا ہوں کہ اسی طرح میری دلجوئی فرما دیجئے اور منکر حدیث پر دلائل عقلیہ و نقلیہ کا وہ بار عظیم ڈالیں گے جس سے بجز سر تسلیم خم کے اور کچھ نہ سوجھے اور جو دلائل مولوی عبدالمجید صاحب نے ارقام فرمائے ہیں ان کو نہ چھوئیں بلکہ ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است کا پورا ثبوت دیں۔ کمترین ممنون احسان ہوگا گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

(محمد زکریا خان میرٹھی)

فرعون کس دریا میں غرق ہوا

تفسیر ابن جریر میں ہے والبحر ھو بحر القلزم طرف من بحر فارس۔

اور مفحمات القرآن سیوطی میں ہے البحر ھو بحر القلزم وکنیتہ ابو خالد الخ

اور تفسیر عزیزی اور موضح القرآن او فتح البیان میں بھی ایسے ہی ہے۔ اور قرین قیاس بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ دریا قلزم ہے نہ کہ نیل۔ اس واسطے کہ عرض دریا کا مفسرین نے بارہ میل کے قریب بتایا ہے اور لشکر فرعون کا بارہ لاکھ اور اسی قدر بنی اسرائیل کی تائید بتائی ہے۔ تو اس سے ظاہر ہی کہ اتنا عظیم الشان لشکر ایسے ہی دریا میں آسکتا ہے کہ جس کا اس قدر عرض ہو۔ اور دریا نیل کا استعجاب عرض کہاں۔ اور جن حضرات نے دریائے نیل لکھا ہے تو شاید اس لحاظ سے لکھا ہو کہ کسی موقع پر دونوں ملجاتے ہونگے یا بوجہ قریب ہونے نیل کے اسی کو خیال کر لیا ہو۔ ایک حدیث سے اتنا تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ دن عشرے کا تھا۔ مگر یہ معلوم نہیں ہوا کہ کس مقام پر غرقاب ہوئے۔ قاموس سے اتنا تو معلوم ہوتا ہے کہ قلزم وادی جو کہ مصر اور مکہ کے درمیان اور جبل طور کے پاس ہے۔ دریائے قلزم اسی کے قریب ہے۔ واللہ اعلم۔

نانا نانی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم
محمد بن آمنہ بنت وہب بن ہاشم
آمنہ بنت ام حبیبہ بنت اسد

(راقم آثم ابو رشید احمد الدین عفی عنہ از شاہجہانپور محلہ مکلی۔)

کیا جنگ کے باعث مردوں کو ایک سے زیادہ شادیاں کرنی چاہئیں؟

تین مختلف رائیں

ہاں ۔ نہیں ۔ اور ضرور!

جنگ میں مرد زیادہ مرنے سے عورتوں کی تعداد نسبتاً بہت بڑھ جاتی ہے اس واسطے قدرتاً مندرجہ بالا سوال پیدا ہوتا ہے۔ انگریزی رسالہ ورالڈ میگزین نے اس سوال کا جواب تین مشہور مضمون نگاروں سے پوچھا تھا انہوں نے جو جواب لکھے ہیں وہ اس قابل ہیں کہ ہم انہیں اپنے ناظرین تک پہنچائیں۔ ذیل میں ان ہر سہ صاحب کی رائیں جو انہوں نے اس بارہ میں ظاہر کی ہیں درج کرتے ہیں:۔

جرنیل بلس اے مائیڈ کی رائے — بعض ملکوں میں مردوں کی تعداد اس قدر کافی نہ رہ جائیگی کہ وہ تباہ شدہ گھروں کو از سر نو تیار کر سکیں۔ اس جنگ میں اس قدر خلقت ضائع ہوئی ہے کہ جس کا اندازہ کبھی کسی نے خواب میں بھی نہ کیا ہوگا پہلے جنگ تیس سالہ کے بعد جرمنی نے کثرت ازدواج کی اجازت دیدی تھی کیونکہ آدمی بے شمار ضائع ہو چکے تھے۔ یہ ناممکن نہیں ہے کہ اس جنگ کے بعد بھی اسی قسم کے حالات پیش آئیں کیونکہ جنگ اس قدر خلقت کو ضائع کر رہی ہے کہ جتنی پہلے کبھی نہیں ہوئی۔

ڈاکٹر ڈوس ہچنسن کی رائے — کہیں بھی یہ بات تاریخی طور پر ثابت نہیں ہوئی کہ جنگ کے باعث نسلوں کی قومی زندگی پر اثر پڑا ہو۔ خانہ جنگی میں بے شمار آدمی مرے تھے مگر اندازہ کرنے پر معلوم ہوا تھا کہ وہ ملک کے بالغ مردوں میں سے صرف ۵ فیصدی تھے۔ جو ملک اس وقت شریک جنگ ہیں ان کے باشندوں کی تعداد ۳۶۰۰۰۰۰۰۰ کے قریب ہے اور سوا یا ڈیڑھ کروڑ کے قریب خلقت میدان جنگ میں ہے یعنی ۴ فیصدی کے قریب اس میں سے بھی صرف ۱۰ فیصدی ماری جائیگی۔

تیسری رائے پر ایڈیٹر کا نوٹ — یورپ کے میدان جنگ میں جو خوفناک قتل عام ہو رہا ہے اس کے باعث مردوں کی قلت پیدا ہونا قدرتی اور لازمی ہے۔ جو قومیں شریک جنگ ہیں ان کی زمینیں بیواؤں کے آنسوؤں اور پر شگاف دلوں کے خون سے تر ہو چکی ہیں لیکن باوجود اس کے یہ سوچنا کہ آگے چل کر عیسائی قومیں صرف ایک شادی کرنے کے قدیم اور مقدس طریقہ کو خیرباد کہہ دینگی ایک ایسی بات ہے جسے کوئی سمجھدار شخص ایک لمحہ بھر کے لئے بھی دل میں نہیں لا سکتا۔ اس آبادی کی کمی کو جو کہ گولیوں کا نشانہ بن چکی ہے پورا کرنے کے لئے کثرت ازدواج کا طریقہ پیش کرنا مہذب دنیا کی عادات اور رواجات کے اس قدر خلاف ہے اور وہ ایک بھیانک مضحکہ معلوم ہوتا ہے۔ ذیل کا مضمون لکھنے والا ایزنس سرت کمار گھوش ہے جو اس وقت ممالک متحدہ میں لکچر دے رہا ہے۔ ایک ہندوستانی اور راجہ صاحب گھوش پاڑہ کا بھتیجا ہے اس نے جو تعلیم حاصل کی وہ ہماری تعلیم سے مختلف قسم کی تھی۔ اور گو اس نے آکسفورڈ یونیورسٹی

AsliAhleSunnet.com

ہیں کچھ گزارا ہے۔ اور وہ سوشیالوجی (علم مجلسی) اور ایتھنالوجی (علم اخلاق) کا ایک ماہر شخص ہے تاہم وہ اس بات کو نہیں سمجھ سکتا کہ مغربی قومیں ایک شادی کے اصول پر کس قدر سختی سے عامل ہیں لیکن اس لحاظ سے کہ اس شخص نے سوشیالوجی پر بہت سے رسالے لکھے ہیں اور گورنمنٹ انگریزی میں بہت سے ڈپلومیٹک کمیشنوں کو کامیابی سے پورا کیا ہے اور اس کے علاوہ اسے واشنگٹن (امریکہ) میں سمتھسونین انسٹی ٹیوشن کے روبرو لیکچر دینے کے لئے بلایا گیا ہے تاکہ ابتدائے تہذیب کے مسئلہ پر لیکچر دے۔ اسلئے ضروری ہے کہ اس کے مشورہ پر بھی اگر کسی اور وجہ نہیں تو کم از کم اس کے عجیب ہونے کی وجہ سے بھی غور کیجائے۔

پرنس سرت کمار گھوش کی رائے

اگر جنگ کل ختم ہو جائے تو شریک جنگ قوموں میں سے ہر دسویں شخص کو اس بات کی اجازت ہونی چاہئے کہ وہ دو شادیاں کر لیں یعنی اس صورت میں کہ اگر ان اقوام کی ہر ایک عورت کے لئے کسی نہ کسی قسم کا شوہر مطلوب ہو اگر جنگ ۶ ماہ اور جاری رہے تو ہر آٹھویں شخص کو ایک زائد بیوی کی اجازت ہونی چاہئے لیکن اگر یہ کشت و خون ابھی ایک سال اور جاری رہا تو ضروری ہوگا کہ ہر پانچویں عورت کسی دوسرے کے ساتھ مل کر ایک شوہر پر اکتفا کرے۔

کثرت ازدواج کی ابتدا کیونکر ہوئی

کثرت ازدواج کی ابتدا دو مختلف طریقوں پر ہوئی ہوگی۔ ایک طریقہ تو یہ تھا کہ با اثر لوگ مثلاً راجہ۔ بادشاہ وغیرہ ایک سے زیادہ بیویاں جبراً کر لیتے تھے لیکن یہ حالت شاذ و نادر ہوتی تھی۔ کیونکہ خود بادشاہ بھی دنیا میں شاذ و نادر انسان ہوتے ہیں۔ دوسری اور بڑی وجہ خاص خاص اقوام میں کثرت ازدواج کی یہ ہوئی کہ جنگ میں مرد زیادہ کام آئے اور عورتوں کی تعداد بڑھ گئی۔ آج ۲۰ صدی میں یورپ اسی طرف بہا چلا جاتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ شریک جنگ اقوام اور امریکہ اور غیر جانبدار اقوام کی عورتوں پر اس سوال کا کہاں تک اثر پڑتا ہے۔

سب سے پہلے برطانیہ عظمےٰ کو لو۔ اس کی بڑی فوج کی تعداد جرمنی۔ روس۔ فرانس یا آسٹریا سے کم ہے۔ باوجود اس کے جنگ سے پہلے اس کی کل آبادی ۴۵۰۰۰۰۰۰ میں سے ۱۲۰۰۰۰۰ عورتیں زیادہ تھیں۔ اس کی کوئی تو وجہ قرار نہیں دیجا سکتی بلکہ یہ زیادتی رفتہ رفتہ گذشتہ چالیس سال کے عرصہ میں ظہور میں آتی گئی ہے۔ عورتوں میں جو سفرجیٹ فرقہ پیدا ہو گیا ہے وہ بھی دراصل اس عددی فرق ہی کا ایک نتیجہ ہے اور جنگ کے بعد یہ ایک نازک صورت اختیار کریگا۔

عورتوں کی تعداد زیادہ کیوں ہے

ہر ایک مہذب ملک میں لڑکیوں کی نسبت لڑکے زیادہ پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن وہ مر بھی زیادہ جلدی جاتے ہیں بالخصوص بچپن کے پہلے چند سال کے عرصہ میں برطانیہ کلان میں پہلے اور دوسرے سال کے بعد لڑکوں۔ لڑکیوں کی تعداد یکساں دیکھی جاتی ہے اور اس کے بعد لڑکیوں کی تعداد زیادہ بڑھنے لگتی ہے۔

اس حساب سے اگر لڑکوں کی ابتدائی زیادتی کو تفریق کر دیا جائے تو اور شادی ہی کی عمر سے اندازہ کیا جائے تو لڑکیوں کے مقابلے لڑکوں کی کمی بقدر ۱۵۰۰۰۰۰ بڑھی ہوئی نظر آتی ہے۔ برطانیہ کلان میں ۲۰ اور ۵۰ سال کی عمر کے درمیان ۶۰۰۰۰۰۰ مرد ہیں اور ۱۵ اور ۴۵ سال کی عمر کے درمیان عورتوں کی تعداد ۷۰۰۰۰۰۰ گویا کم و بیش پانچ عورتوں کے لئے صرف ۴ شوہر میسر آسکتے ہیں۔ ان حالات میں اگر تمام عورتوں کو عزت اور ضابطہ کے ساتھ بیوی اور ماں بننے کا موقعہ دیا جائے تو ہر چوتھے شخص کو دو بیویاں ہونی چاہئیں۔ اس سوال کا دوسرا حل اس طرح یہ ہو سکتا ہے کہ ہر پانچویں عورت کو دائمی طور پر کنوارا رکھا جائے اور اسے قدرتی حقوق سے محروم کر دیں۔

خاص خاص مقامات میں مردوں اور عورتوں کی تعداد میں جو فرق پایا جاتا ہے وہ معمولی حالات سے اور بھی زیادہ حیرت خیز ہے۔ برطانیہ کلان کے شہر اور قصبات دو قسم کے ہیں:

(۱) تجارتی۔

(۲) رہائشی۔

چنانچہ جن شہروں میں بڑے بڑے گرجے ہیں وہ زیادہ تر رہائشی ہیں۔ اور چونکہ مرد روزی کمانے تجارتی شہروں کو چلے گئے ہیں اس لئے ہر دو مردوں کے پیچھے ایسے شہروں میں تین عورتیں ہیں۔

اب اس پر جنگ کے جو اثرات پڑے ہیں ان پر غور کیجئے۔ مسٹر لائیڈ جارج کے حال کے ایک بیان کے بموجب ۲۰۰۰۰۰۰ آدمی ۲۰ اور ۵۰ سال کی عمروں کے درمیان برطانیہ کلان میں سپاہی بن گئے ہیں یعنی ان عمروں کے درمیان کی ساری مردانہ آبادی کا ⅓ حصہ۔ اس میں شک نہیں کہ برطانیہ کے نقصانات اب تک بہت خفیف رہے ہیں یعنی ۱۵۰۰۰۰ جن میں سے اصلی اموات کی تعداد ۳۰۰۰۰ سے زائد نہیں۔

لیکن اب تک باقی اتحادیوں کی طرح انگریزی فوجیں زیادہ تر حفاظت ہی کرتی رہی ہیں اس لئے جب جلدی ہی وہ حملہ شروع کریگی تو قدرتی طور پر جانی نقصان بھی نسبتاً زیادہ ہو سکتا ہے۔ اس حساب سے آئندہ چار ماہ کے لئے انگریزی جانی نقصان کا اندازہ پچاس ہزار کیا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد کے عرصے کے لئے بھی اس حساب سے اس طرح پر اگر لڑائی جاری رہے جیسے اب تک رہی ہے تو جنگ کے باعث انگریزی اموات کا اندازہ بقدر ۱۵۰۰۰۰ کیا جا سکتا ہے اور چونکہ مقابلہ نہایت شدید ہوگا اس لئے اعداد شاید اس سے تھوڑے ہی کم ہوں۔ اس سے پہلے فرانس اور جرمنی کی جنگ میں فرانسیسیوں کا نقصان عرصہ ۴ ماہ میں اس قدر ہوا تھا گو ان کی فوجوں کی تعداد اس سے بہت کم تھی جس قدر کہ خاتمہ جنگ پر انگریزی میدانی فوج کی ہوگی۔

غرض یہ کہ اس جنگ میں ملک کو کافی نقصان کا مقابلہ کرنا پڑیگا اور چونکہ ایسے لوگوں میں جن پر جنگ کا زیادہ اثر پڑیگا اکثر ایسے ہی لوگ ہونگے جن کی عمریں بیس اور تیس سال کے درمیان ہونگی اور وہ زیادہ تر کنوارے ہی ہونگے۔

جب ہم لڑکیوں اور عورتوں کی موجودہ کثرت کو پیش رکھتے ہیں اور جنگ کے نقصانات کو بھی خیال میں لاتے ہیں تو حساب کرنے سے آخر اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ ہر چوتھی عورت سوائے اس صورت کے کہ کثرت ازدواج سے کام لیا جائے بغیر شوہر کے رہجاویگی۔ جب ہم جرمنی اور آسٹریا اور ٹرکی کے نقصانات کو دیکھتے ہیں تو اس کے سامنے انگریزی نقصانات کچھ حقیقت نہیں رکھتے۔ جس صورت میں برطانیہ کلاں میں مردوں کی کمی اور عورتوں کی اسی قدر بیشی ہوگی تو ان ملکوں کا کیا حال ہوگا۔ جن کے نقصانات بھی نسبتاً بہت زیادہ ہیں۔

جنگ کا اثر قوموں پر

جنگ کا اثر قوموں پر جس قسم کا پڑتا ہے اُس کا اندازہ نپولین کی نظیر سے ہوسکتا ہے۔ ۲۰ سال کے جنگ میں نپولین نے فرانس کے ۲۰۰۰۰۰ آدمی کھپادیئے تھے اور پھر لطف یہ ہے کہ اس کی ساری فوجیں سوائے روس کی عظیم فوج کے زمانہ حال کی فوجوں کے مقابلے میں بالکل حقیر تھیں۔ اور فرانس کی آبادی ۱۷ کروڑ تھی اس اتلاف کا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ فرانس کے سارے طاقتور مردوں کا خاتمہ ہوگیا تھا۔ اور نسل کا سلسلہ جاری رکھنے کا کام کمزوروں کے سر پر آکر پڑا تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کا قد بقدر ۲ انچ گھٹ گیا۔ جس وقت آخر کار امن کا زمانہ آئے گا تو شریک جنگ طاقتوں کو فکر پیدا ہوگی کہ جہاں تک جلد ممکن ہو اپنی قوموں کی تعداد بڑھائیں۔ اس وقت کیا وہ ہر پانچویں عورت کو قومی تیاری کے کام سے الگ رہنے دیں گے اور اسے ماں بننے کے حقوق سے محروم رکھیں گے۔ اگر نہیں تو پھر اس کے متعلق اُنھوں نے کیا تجویز سوچی ہے۔

دو قسم کا کثرت ازدواج

زمانہ قدیم کثرت ازدواج دو قسم کی ہوتی تھی:۔

(۱) سائینٹفک۔ اور

(۲) غیر سائینٹفک۔

آخر الذکر طریقہ میں ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے کا معیار دولت ہوتی تھی یعنی ہر ایک مالدار شخص کو اجازت ہوا کرتی تھی کہ وہ جس قدر بیویاں رکھ سکتا ہے رکھ لے۔ مگر زمانہ حال کی یورپین تہذیب میں کوئی یورپین قوم ایسے طریق کی اجازت نہیں دے سکتی۔ کیونکہ اس سے اگر اور کچھ نہیں تو کم از کم یہ ہوگا کہ ادنےٰ درجہ کی نسل پیدا ہونے لگیگی۔

لیکن سائینٹفک طریق میں مرد کی اعلےٰ جسمانی قابلیت ہی اس کا معیار سمجھی جاتی تھی۔ جس وقت یونانیوں نے سارا کیوزنا واقعہ سسلی کا محاصرہ کیا تو اس طویل محاصرہ میں رفتہ رفتہ یونان کے سارے بہادر کھپنے لگے۔ آخر کار جسمانی طور پر مکمل آدمیوں کا ایک گروہ چھانٹ کر واپس یونان بھیج دیا گیا تاکہ وہ لوگ آئندہ نسل کے باپ بن سکیں۔ یہ دوسرا انتہائی طریقہ ہے اور امید نہیں کہ اسے بھی پسند کیا جائے۔

کثرت ازدواج کا ایک قابل عمل طریقہ

لیکن کثرت ازدواج کا ایک طریقہ اور بھی ہے جو ہندوستان کے کلین برہمنوں میں مروج ہے۔ اس قوم کے لوگ ذہنی۔ جسمانی اور اخلاقی ہر پہلو سے مکمل ہوتے ہیں۔ اور ان میں گزشتہ ۱۱۰۰ سال سے کثرت ازدواج کا ایک خاص طریقہ چلا آرہا ہے جس میں زمانہ حال کے یوجنکس (علم النجابت) کی ساری خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ اس ذات کے لوگوں کی نسل ہمیشہ پاکیزہ سمجھی گئی ہے کیونکہ ان میں کثرت ازدواج صرف زائد عورتوں تک محدود ہے۔ یہ طریقہ کہاں تک کامیاب ثابت ہوا ہے۔ اس کا اندازہ اس بات سے ہوسکتا ہے کہ ان کلین لوگوں کی اولاد ہندوستان میں بے حد قابلیت رکھنے والی سمجھی جاتی ہے۔

پس اس قومی مسئلہ کو حل کرنے کا یہی ایک قابل عمل طریقہ ہے جس کا اثر ذہنی طور پر بھی بہت اچھا پڑسکتا ہے۔ یورپ میں اس طریقہ میں کسی قدر ترمیم کی ضرورت پیش آئیگی۔ اور یہ طریقہ اسطرح پر عمل میں لانا پڑیگا کہ سلطنت کی طرف سے ایسے مردوں کا انتخاب ہو جو جسمانی۔ ذہنی۔ موروثی و اخلاقی طور پر مکمل ہوں اور ایسے ہر پانچویں شخص کو دو بیویاں کرنے کی اجازت دی جائے۔ لیکن اگر ہر پانچواں آدمی ان تمام پہلوؤں سے مکمل نہ ہو تو بجائے اس کے کہ ایک ادھورے شخص کو دو بیویوں کی اجازت دیجائے بہتر ہوگا کہ ہر دسویں مکمل شخص کو تین بیویوں کی اجازت دیدیجائے وعلیٰ ہٰذا القیاس

یہ طریقہ بادی النظر میں یورپین اقوام کو نہایت خوفناک اور شادی کے اس پہلو کے خلاف نظر آئیگا جس کا تعلق جذبات سے ہے۔ مگر یہ جنگ کی قیمت ہے اس کے علاوہ ہر پانچویں عورت کے بالکل کنوارا رہنے سے کیا بُرا ہے کہ اُسے نصف شوہر حاصل رہے۔ اس کے علاوہ اسے چونکہ اجازت ہوگی کہ وہ اپنے انتخاب میں مختار ہو اسلئے جذبات کا سوال بھی بدستور قائم رہیگا۔ اور سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ پورے ادنےٰ درجہ کے مرد کی نسبت عورت کے لئے آدھا مکمل مرد ہزار درجہ بہتر ہے۔

اب سوال صرف یہ رہجاتا ہے کہ عیسائی مذہب جو صرف ایک شادی کی تلقین کرتا ہے اسکا رویہ اس بارہ میں کیا ہونا چاہئے۔ یہی کہ وہ عارضی طور پر اس طریق کی اجازت دیدے۔ اگر وہ ایسا نہ کرے تو پھر دوسری صورت کیا باقی رہجاتی ہے؟ یہی کہ راجپوتوں کی طرح لڑکیوں کو پیدا ہوتے ہی مار دیا جائے یا چین کی طرح اُن کا گلا ریشم کی رسی سے گھونٹ دیا جائے اور بیواؤں کو اپنے شوہروں کی چتا پر ستی ہونے پر مجبور کیا جائے۔ آسٹریا کے بعض حصوں کی طرح ایک شخص کے مرنے پر اُس کی ...... بیوی۔ بہنیں اور لڑکیاں خودکشی کرلیں۔

مگر یہ طریقے بالکل غیر مہذب وحشیانہ اور خارج از بحث ہیں۔ سوال صرف یہی رہجاتا ہے کہ کثرت ازدواج کا طریقہ رائج کیا ہو وہ کسی بھی صورت میں رائج کیا جائے

اہلحدیث۔ کتنا سٹ پٹائیں قانون قدرت کا مقابلہ آسان کام نہیں۔ نہ مانیں گے تو زمانہ خود منوا لیگا۔ آخر بات وہیں آویگی جو قرآن مجید نے تبلائی ہے ؏

AsliAhleSunnet.com

فتاویٰ

س نمبر ۱۸۳۔ زید نے انتقال کیا اور ایک لڑکا بعمر چہار ماہہ بغیر عقیقہ و نام کے چھوڑا۔ زید کے انتقال کے دو ماہ بعد اُس لڑکے نے بھی انتقال کیا۔ اب سولہ برس کے بعد اُس لڑکے کی ماں۔ اُس کے چچا و دادا نے جب یہ سُنا ہے کہ جو لڑکا بغیر عقیقہ کے مرتا ہے وہ قیامت میں شفیع والدین نہیں ہو سکتا۔ ایں خیال وہ سب اُس لڑکے کا عقیقہ کرنا اور نام رکھنا چاہتے ہیں۔ ایسی حالت میں عقیقہ کرنا جائز ہے یا نہیں۔ اگر جائز ہے تو اسکی انجام دہی کی صورت کیا ہوگی۔

اور اگر لڑکا قبل انتقال زید (اپنے والد) کے مر جاتا تو اس میں اور مذکورہ بالا میں کیا فرق ہوتا

(محمد ہادی نزد گدری بازار مقام سیتا مڈھی)

ج نمبر ۱۸۳۔ صورت مرقومہ میں عقیقہ کا ثبوت شرع میں نہیں ملتا۔ لڑکا زندہ رہتا تو ہو سکتا تھا۔ یہ بھی بے ثبوت بات ہے کہ ایسا بچہ شفیع نہ ہوگا۔ عقیقہ کی بابت اتنا آیا ہے کہ جبتک عقیقہ نہ ہو بچہ کا نفس محبوس رہتا ہے۔ عقیقہ ایک قسم کا شکریۂ الٰہی ہے اپنے باپ سے پہلے یا پیچھے مرنے میں کوئی فرق نہیں۔

س نمبر ۱۸۴۔ زید بباعث علالت روزہ رمضان شریف نہ ادا کر سکا اور بعد گزرنے ماہ رمضان دو مہینے اور متواتر بیمار رہکر انتقال کیا ادائے قضائے فرض واجب ہے یا نہیں اگر ہے تو اُس کی عوض کون ادا کرے۔ زید کو وفات کئے ہوئے قریب ۱۲ برس کے ہو گئے۔ اسوقت اُس کے والد و برادر حقیقی و لڑکی و بی بی حیات ہیں۔ اور وہ ادا کرنا چاہتے ہیں۔ اگر زید مذکور ماہ رمضان کے بعد کچھ دنوں اچھا ہو کر بغیر ادائے روزۂ قضا شدہ انتقال کرتا تو مذکورہ بالا سے کیا فرق ہوتا؟

(محمد ہادی نزد گدری بازار مقام سیتا مڈھی)

ج نمبر ۱۸۴۔ زید پر روزہ ملتوی تھا اسی التوا میں اس کا انتقال ہوا۔ اس لئے قضا واجب نہیں۔ ہاں بعد صحت مرنے کی صورت میں قضا لازم ہے اُس کی طرف سے کوئی شخص روزہ رکھدے یا فی روزہ ایک مسکین کو کھانا کھلادے۔

(ار داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۸۵۔ نماز میں آنکھ بند کرنے سے نماز پڑھنا جائز ہے یا ناجائز۔ اور اس خیال سے آنکھ بند کرنا کہ نماز میں آنکھ بند کرنے سے دوسری طرف خیال نہیں جاتا ہے۔ اس خیال سے آنکھ بند کر کے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔

(عبد العزیز خریدار ع ۳۲۱۶ از بنولا ڈاک خانہ لوکھی ضلع دربھنگہ ترائے نیپال)

ج نمبر ۱۸۵۔ فقہا نے آنکھ بند کرنے سے منع لکھا ہے مگر اس نیت سے جو سوال میں مذکور ہے وہ بھی جائز کہتے ہیں۔

س نمبر ۱۸۶۔ فرض نماز یا سنت مقتدی ہو یا امام اگر نماز دو رکعت پڑھنا چاہے اور نیت چار رکعت کی بھول سے کر چکا ہو اور دو ہی رکعت اسکو نماز پڑھنا چاہئے بعد دو رکعت پڑھنے کے قعدہ تشہد میں خیال ہو کہ ہم چار رکعت کی نیت کئے ہیں تو اُس حالت میں دو رکعت پڑھکر سلام پھیرے یا چار رکعت پڑھے یا کس طرح ادا کرے (ایضاً)

ج نمبر ۱۸۶۔ فرض نماز میں فرضوں کی تعداد پوری کرے نیت کم ہو یا زیادہ اس کا خیال نہ کرے سوائے فرضوں کے اور نماز سنت یا نفل ہو تو چار پڑھ لے جائز ہے۔

س نمبر ۱۸۷۔ ایک شخص حنفی کہتے تھے کہ زمانۂ رسول خدا صلعم میں بت پرست لوگ جو بوجہ لڑائی اور قید مجبوری درجہ مسلمان ہوئے وہ لوگ نماز پڑھتے تھے تو ہاتھ میں بت لیکر سینہ پر ہاتھ باندھتے تھے۔ اس وجہ سے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے رفع یدین کرنے کا حکم دیا جو بت ہاتھ سے گر پڑیگا۔ اُس شخص سے دلیل اس بات کی مانگی کہ کون سی کتاب میں ہے لاؤ۔ تو کہنے لگے کہ اہلحدیث مذہب ہی کے بزرگ مولانا محمد ابراہیم صاحب آروی بانی مدرسہ احمدیہ کی زبان سے یہ کلام وعظ میں ہم نے سُنا تھا۔ مولانا محمد ابراہیم صاحب کا یہ کہنا سچ ہے یا جھوٹ۔ اور یہ خیال کہ بوجہ مجبوری رفع یدین کا حکم ہوا صحیح ہے یا غلط۔ براہ مہربانی جواب ارسال فرمائے دل مضطر کو تسکین ہو۔

(ایضاً)

ج نمبر ۱۸۷۔ یہ روایت بالکل جھوٹ ہے نہ کسی کتاب میں ہے نہ مولانا ابراہیم مرحوم نے فرمائی ہوگی۔ رفع یدین آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اخیر عمر تک کی تھی جس کا ثبوت ترمذی میں ابو حمید ساعدی کی روایت سے ہوتا ہے۔

س نمبر ۱۸۸۔ نماز میں بائیں ہاتھ کے کس مقام پر ہاتھ باندھنا چاہئے پہنچہ پر یا کہنی پر۔

(ایضاً)

ج نمبر ۱۸۸۔ بموجب حکم حدیث ساعد پر باندھے (پہنچے اور کہنی کے درمیانی حصے کا نام ساعد ہے)

س نمبر ۱۸۹۔ بغیر کسی عذر شرعی کے عید کی نماز مسجد میں ادا کرنا کیسا ہے (ایضاً)

ج نمبر ۱۸۹۔ نماز عید باہر ادا کرنا سنت ہے مسجد میں پڑھنا خلاف سنت ہے۔

س نمبر ۱۹۰۔ بکرے خصی وغیرہ جانور حلال کے سر کا مغز (بھیجا) کھانا کیسا ہے۔ اور نلی کا مغز کھانا کیسا ہے۔ اور حرام مغز کس کو کہتے ہیں۔

(عبد العزیز خریدار ع ۳۲۱۶ از بنولا ڈاکخانہ لوکھی ضلع دربھنگہ ترائے نیپال)

ج نمبر ۱۹۰۔ بلاخوف جائز ہے۔ حرام مغز رودے کو کہتے ہیں۔ یہ لوگوں نے نام رکھا ہوا ہے جیسے چوپڑے حرام خور کو حلال خور یا بے نماز سقے کو بہشتی کہتے ہیں۔

(۲ ر داخل غریب فنڈ)

(۹۸۸)

AsliAhleSunnet.com

متفرقات

انجمن حمایت اسلام میں میرا لیکچر اور اُس کی تصدیق

گزشتہ جلسۂ انجمن پر میں نے اپنے لیکچر میں اہل اسلام کی عموماً اور اہل لاہور کی خصوصاً خوبیوں کا ذکر کیا تھا کہ ملک میں اشاعت تعلیم کی تحریک روز افزوں ہے۔ لیکن اس تعلیم کا نتیجہ اگر یہی ہے جو آج چند تعلیمیافتوں میں (عربی کے ہوں یا انگریزی کے) ہمکو ملتا ہے تو آئندہ کے لئے خدا حافظ۔ اس مضمون کا اثر کیا ہوا؟ میں نے جہاں تک اندازہ کیا میرے اس تلخ بیان کو عام خاص سب نے صحیح سمجھا مگر آج ہم اس کی تصدیق عملی طور پر پاتے ہیں۔ جیسا اخبار ... اور زمیندار کے پڑھنے والوں پر مخفی نہ ہوگا کہ کس طرح ان دونوں میں آج کل ایک دوسرے کے برخلاف سب وشتم ہو رہی ہے ہم اگر یہ کہیں کہ فلاں فریق کی غلطی ہے تو ہم بھی ایک فریق بنجاویں گے۔ اس لئے ہم مجموعی حالت پر افسوس کرکے اتنا کہتے ہیں۔ کیا علمائے کرام کے جھگڑوں کو جو برنگ مذہب ہوتے ہیں اور ہر گالی گلوچ کو جو مذہبی اصطلاحات میں دی جاتی ہیں اگو ہم بنات خاص اُن کو بھی برا جانتے ہیں لیکن آپ لوگوں کا بھی حق ہے؟ کہ اُس کو برا جانیں لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ کا پاکیزہ اصول ملحوظ رکھکر جواب دیجئے۔

ضرورت ہوئی تو آئندہ مفصل بھی لکھیں گے

یاد رفتگان

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ

قائلاً کرام۔ نہایت افسوس سے لکھتا ہوں کہ حافظ شیخ عبدالصمد صاحب چھاوڑی سوداگر جو دہلی میں جماعت اہلحدیث کے سرگرم حامی تھے اور طلبا کی بہت خدمات کیا کرتے تھے۔ صرف تین روز بیمار رہکر بعمر اسی سال انتقال کر گئے۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

احباب سے نماز غائبانہ کی درخواست ہے جو خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنیوالے میں

(عاجز سید عبدالسلام غفرلہٗ نائب سکرٹری اہلحدیث کانفرنس دہلی)

میرے مخلص دوست مولوی فیض الدین صاحب بہادر پوری قضاء الٰہی سے فوت ہوگئے انا للہ

حافظ خدابخش صاحب امام مسجد جھنڈا امرتسر جو ایک پکے اور پرانے موحد تھے اُن کی نسبت خبر آئی ہے کہ وہ اپنے گاؤں میں فوت ہوگئے ہیں۔ ناظرین سے درخواست ہے جنازہ غائب پڑھیں۔

مُباحثہ جبل پور

جبل پور کے مباحثہ کے متعلق مولینا ابوالوفاء نے ہر چند عذر کیا مگر مسلمانوں نے سخت مجبور کیا۔ اس لئے ۲۸ مئی کو مع غازی محمود تشریف لے گئے۔ آئندہ پرچہ اہلحدیث طیار کرنے کی کوشش کی جاویگی لیکن اگر وقت پر نہ پہنچ سکا تو ناظرین بے چین نہ ہوں۔

مینیجر

مولانا شاہ عین الحق مرحوم کے دوست

اور دعائے مغفرت کریں اللھم اغفرلھم وارحمھم

اُن کے صاحبزادہ کی تعلیمی حالت کی بابت بہت متفکرانہ دریافت کرتے ہیں۔ اُن کو واضح ہو کہ مولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی خود اس فکر میں ہیں۔ شاہ صاحب نے انتقال کی خبر سنکر مولانا خود گھگھٹہ (مقام رہائش شاہ صاحب) تشریف لیگئے اور جاتے ہی بچے کی تعلیم وتربیت کا ذکر چھیڑا۔ آخر بمشورہ متعلقین قرار پایا کہ سردست بچہ اپنے مقام ہی میں تعلیم پائے اور تعلم کے لئے ایک معلم خاص رکھا جائے بچے کے گلے میں لوزتین کا عارضہ ہے جسکی وجہ سے اُس کے سماع میں بھی فرق آگیا ہے اس کے عمل جراحی کی بھی فکر ہے۔ میں نے جو لکھا تھا کہ تعلیم جناب حافظ عبداللہ صاحب غازیپوری کے سپرد ہو اور وظیفہ اہلحدیث کانفرنس سے دیا جائے۔ اس کا جواب آیا کہ سردست کانفرنس کی حاجت نہیں۔ اللہ تعالیٰ اس بچے کا خود متولی ہو وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ

درخواست نکاح

میں میونسپلٹی سہارنپور میں پیشکار ہوں ۔۔۔ ماہوار ملتے ہیں۔ عمر ۲۷ برس کی ہے اب تک شادی نہیں کرائی ہے۔ سامانہ ریاست پٹیالہ کا رہنے والا ہوں۔ ذات شیخ صدیقی رکھتا ہوں۔ اگر کوئی صاحب اہلحدیث بپابندی احکام سنت شادی کرنے پر رضامند ہوں۔ تو امور دریافت طلب براہ راست طے فرما سکتے ہیں۔ یہ شرط نہیں ہے کہ ہندوستانی ہو یا پنجابی خواہ کسی جگہ کے ہوں والسلام خیر الختام

دلہن کی طرف سے ایک لڑکی اہلحدیث قرآن شریف کا ترجمہ پڑھی ہوئی نیک بخت بے زبان جس کے دو یتیم لڑکے ہیں۔ ایک لڑکے کی عمر ۹ سال۔ دوسرے کی تین سال۔ وہ بیوہ ہوگئی ہے۔ میری دیکھی ہوئی ہے بہت خوب صورت ہے اور اچھی طرح لکھ پڑھ لیتی ہے اگر آپ اخبار میں داخل فرمادیں تو اللہ کریم سے اجر پائینگے۔ مگر نیک آدمی اہلحدیث اور آسودہ ہو۔ (میرا پتہ یہ ہے۔ ضلع اٹک مقام پنڈی گھیب مولوی عبدالرحمٰن مختار عدالت کے مکان پر مولوی علی محمد کو ملے)

نوٹ۔ درخواست نکاح کے ساتھ ایک روپیہ غریب فنڈ کے لئے آنا ضروری ہے۔

طبی سوال کے لئے فی سوال ۲ اور مذہبی فتوے کیلئے فی سوال ۳ پائی اور علمی کے لئے ۹ پائی غریب فنڈ میں آنے چاہییں۔ اس کے علاوہ دریافت طلب امور کیلئے محصول ڈاک ٹکٹ یا کارڈ آنا چاہئے۔ اس بات کا خیال رہا کرے۔ بعض لوگ کئی کئی بار سوال کرتے ہیں مگر جواب کیلئے ٹکٹ نہیں ہوتا انکے سوال جواب سے محروم۔ دفتر کو تعلق ہو نکہ بہت سے لوگوں سے ہے واسطے اپنے صرف سے جواب دینا اسکی طاقت سے باہر ہے۔

رسالہ طاعون مظہر۔ جس میں طاعون سے بچنے کی طبی ہدایات اور مریضان طاعون کیلئے یونانی نسخے درج ہیں۔ آدھ آنہ کے ٹکٹ بھیجکر حکیم ... شمس الدین بازار سفید امرتسر سے طلب کریں۔

AsliAhleSunnet.com

انتخاب الاخبار

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے۔ لیکن ۲ سے ۳۰ مئی تک جو خبریں ہندوستان میں موصول ہوئی ہیں اُن کا خلاصہ حسب ذیل ہے:-

ایک جرمن آبدوز کشتی نے ایک امریکن سٹیمر کو تارپیڈو پھینک کر غرق کر دیا۔ اس پر امریکہ میں سخت جوش پھیل گیا ہے۔

اٹلی نے آسٹریا کے برخلاف اعلان جنگ کر دیا ہے۔

اٹلی کے آسٹریا کے برخلاف اعلان جنگ کرنے جرمن اور ترکی سفیر بھی روما سے روانہ ہو گئے ہیں

اٹلی نے جس وقت اعلان جنگ کیا اُسوقت جرمنی اور آسٹریا کے ۸۰ تجارتی جہاز اٹلی کے بندرگاہوں میں موجود تھے۔

اٹلی نے اعلان کیا ہے کہ یہ جہاز صلح کے بعد واپس کر دئے جائینگے۔ فی الحال ضبط کر لئے گئے ہیں۔

ایک آسٹروی متجسس جہاز اور تباہ کن کشتیوں نے اطالوی بندرگاہ بار لیٹا پر حملہ کیا مگر اطالوی جہازوں نے اُنہیں بھگا دیا۔

انگریزی جنگی جہاز ٹرائمف اور میجسٹک جو دردانیال میں ترکوں کے خلاف متحدہ فوجوں کی مدد کر رہے تھے غرق ہو گئے۔ دشمن کی آبدوز کشتیوں نے اپنر تارپیڈو پھینکے تھے۔

ایک انگریزی آبدوز کشتی نمبر ای ۱۱ نے ترکوں کے ایک گولہ بارود اور ایک رسد کے جہاز کو غرق کر دیا اس کے بعد ایک باربرداری کے جہاز کا تعاقب کر کے اُس کو خشکی پر چڑھا دیا۔ پھر قسطنطنیہ کے بندرگاہ میں داخل ہو کر ایک باربرداری کے جہاز پر تارپیڈو پھینکا۔

انگریزی امدادی جہاز پرنس ایرین شرنس (انگلستان) کی بندرگاہ میں اتفاقاً دھماکے سے اُڑ گیا دو سو آدمی غرق ہو گئے۔

اٹلی نے آسٹریا اور البانیہ کی ناکہ بندی کا اعلان کر دیا ہے۔

شاہ اٹلی میدان جنگ کو روانہ ہو گئے ہیں۔ بری اور بحری افواج کی کمان وہ خود اپنے ہاتھ میں لینگے۔

شاہ اٹلی نے اپنی سپاہ کو مخاطب کر کے کہا تم ایک ایسے دشمن سے نبرد آزما ہونے والے ہو جو پہلے سے تیار اور آمادہ ہے۔ مگر ہمارا ناقابل تسخیر حملہ یقیناً اسے شکست دیگا۔

آسٹروی ہوائی جہازوں نے وینس (اٹلی) کے کارخانہ گولہ بارود پر حملہ کیا۔ مگر ناکام رہا۔

روس کے وزیر خارجیہ نے بیان کیا کہ اٹلی کے داخلہ جنگ سے مدت جنگ بہت گھٹ جائیگی۔

اٹلی کے اتحادیوں (انگریزوں۔ فرانسیسیوں روسیوں) کے ساتھ شامل ہونے کی خبر پر اتحادی فوجوں نے خوشی کا اظہار کیا۔

اٹلی اور آسٹریا کی سرحد پر لڑائی شروع ہو گئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آسٹروی فوجیں پسپا ہو رہی ہیں۔

قیصر جرمنی گلیشیا سے مغرب کی طرف گئے ہیں۔ یقین کیا جاتا ہے کہ وہ اطالوی محاذ پر گئے ہیں۔

کہتے ہیں کہ جرمن بڑی توپیں اٹلی کی سرحد پر پہنچ گئی ہیں۔

پیرس (فرانس) کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ دو ترکی فوجوں نے جنرل لیمان فان سانڈرس کے زیر کمان انگریز فوج پر سخت حملہ کیا۔

اٹلی۔ آسٹریا اور جرمنی نے سوئٹزرلینڈ کی غیر جانبداری کو سختی سے ملحوظ رکھنے کا وعدہ کیا ہے۔

روسی اطلاعیں مظہر ہیں کہ گلیشیا میں جرمن حملوں کا زور ٹوٹ گیا ہے۔

کہتے ہیں کہ روسیوں کے پاس گولی بارود کی عارضی طور پر کمی ہو گئی تھی۔ لیکن اب یہ نقص رفع ہو گیا ہے۔

جرمن اب مشرقی محاذ میں بھی زہریلی گیس استعمال کر رہے ہیں۔

مغربی میدان جنگ میں انگریزی۔ فرانسیسی فوجیں قدم قدم پر لڑ کر دشمن کو پیچھے ہٹا رہی ہیں کئی مقامات پر سخت سے سخت لڑائیاں ہوئیں۔ جو اتحادیوں کے حق میں فیصل ہوئیں۔

ڈکسموڈ کے علاقہ میں بلجیموں نے بھی جرمنوں کو پیچھے ہٹا دیا۔

ایک جرمن ہوائی جہاز نے ساؤتھ اینڈ (انگلستان) میں بم گرائے۔ نقصان بہت کم ہوا۔

۱۸ فرانسیسی ہوائی جہازوں نے بھاری بموں سے مشہور جرمن آتشگیر مادوں کے تیار کرنے کے کارخانوں پر حملہ کیا۔ کئی جگہ آگ لگ گئی

شاہ یونان بیمار ہیں۔ برلن سے ماہر ڈاکٹر علاج کے لئے بلائے گئے ہیں۔

انگلستان کے بمقام گریٹنا میں ایک ٹرین سپاہیوں کی دوسری ٹرین سے ٹکرا گئی جس سے ۱۵۸ ہلاک اور ۱۵۰ مجروح ہوئے۔

کہتے ہیں کہ جرمن میدان جنگ میں آگ لگانے والی گولیاں استعمال کر رہے ہیں۔

انگلستان میں جو نئی وزارت قائم ہوئی ہے اُس میں تمام پارٹیوں کے ممبر شامل ہیں۔

سیالکوٹ میں مولوی ابراہیم صاحب کے سامنے ۲۶۵ آغاخانی ہندوؤں نے اظہار اسلام کیا خدا ثابت قدم رکھے۔

غریب فنڈ میں اس ہفتہ مندرجہ ذیل رقوم وصول ہوئیں:- فتوائے فنڈ ۲ عہ۔ از منشی عبدالرؤف صاحب امراؤتی ار۔ از سائل سید شاہ محمد صاحب موضع اوٹنی پٹی ضلع چھپرہ عہ ر۔ بقایا سابقہ ۱۲ امر گل عہ۔ ایک اخبار بنام سائل مذکور جاری کیا گیا۔ باقی ۳ عہ

موُمیائی

۳۶/۵۲

یہ موُمیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل ودق دمہ ۔ کھانسی ۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے ۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو اُن کیلئے اکسیر ہے ۔ دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے ۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے ۔ مرد ۔ عورت ۔ بوڑھے ۔ بچے جوان کے لئے یکساں مفید ہے ۔ ہر موسم میں استعمال کی جاتی ہے ۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

قیمت

فی چھٹانک ۱۲؍ آدھ پاؤ ۶ ؍ پاؤ پختہ ۔ ۔ مع محصول ڈاک وغیرہ
غیر ممالک سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

عالیجناب حکیم محمد اعظم روحی شاہ صاحب وظیفہ یاب از مطب یونانی سکندرآباد دکن سے تحریر فرماتے ہیں :- میں نے اکثر مرتبہ آپکے پاس سے مومیائی منگوا کر بعض یہاں کے مریضوں کو دیا ہے ۔ بہت سارے اوقات میں اسکو مفید پایا اور میرے مریض درست ہوگئے لہذا ایک پاؤ روانہ فرمائیے (۲۶ مئی ۱۹۲۴ء)

جناب امانت منڈل موضع بیرنگر ضلع مالدہ سے لکھتے ہیں میں نے آپ کے یہاں سے ایک مرتبہ مومیائی ایک مریض کیلئے جس کے منہ سے بلغم کے ساتھ خون آتا تھا منگوایا ۔ بفضل خدا فائدہ عظیم ہوا ۔ اب ایک اور مریض کے واسطے جسکو کف اور تنفس کی سخت شکایت ہے ، ایک چھٹانک مومیائی تازہ روانہ کریں ۔ (۹ ۔ مئی ۱۹۲۴ء)

جناب مولوی محمد عبید اللہ صاحب رقم فرماتے ہیں ، کہ آدھ پاؤ مومیائی جو آپ سے طلب کیا ۔ اور جن شخصوں کو دیا ۔ انکو اس سے بہت فائدہ ہوا ۔ آدھ پاؤ مومیائی بنام منشی عبدالشکور صاحب موضع بستی چک ضلع سارن بھیجدیں ۔ والسلام

ملنے کا پتہ

بروپرائیٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

ذیل کے رسالوں کا مطالعہ ہر مسلمان مرد و عورت ۔ لڑکے لڑکی کیلئے نہایت ضروری ۔ مفید اور کارآمد ہے

قال اللہ ۔ حقوق اللہ حقوق العباد ۔ روزنہ کا روبار بناوٹی عمر معاشرت وغیرہ کے متعلق بیان قرآن مجید کی آیات مع سلیس اردو ترجمہ کے نہایت مفید رسالہ ۔۔/۴
قال الرسول ۔ احادیث صحیحہ کا ضروری لب لباب قابل عمل احکام کا بیان ۔۔/۳
اسلام کے عقاید ۔ عقائد اسلامیہ کا ذکر بطور سوال و جواب کے ۔۔/۱
اسلام کی خوبیاں ۔ کلمہ ۔ نماز ۔ روزہ ۔ حج ۔ زکوٰۃ کی خوبیاں اور فوائد ۔۔/۱
اسلام کی صداقت ۔ مخالفین اسلام کو خاموش کردینے والا رسالہ ۔۔/۱
اسلام کی تعلیم ۔ اسلام کی سچی تعلیم اور مسلمانوں سے اس کی مطابقت ۔/۱
اسلام کی ترقی ۔ اشاعت اسلام و تقویت مذہب کیلئے کیا ذرائع اختیار کئیں ۔/۲
اسلامی حقوق } والدین ۔ استاد شاگرد ۔ اولاد عزیز و اقارب ۔ ہمسایگان کے حقوق کا ذکر ۔۔/۱
اسلام کے لغوی ۔ معنیات اسلام کا بیان ۔/۲
اسلام کی حمایت ۔ اصلاح قوم کس طرح کرنی چاہیئے وغیرہ ۔/۲
اسلام کا اتالیق ۔ نام ہی سے ظاہر ہے ۔ نہایت مفید رسالہ ۔/۱
اصلاح المومنین ۔ انسان کی پیدائش کا مقصد اور اس کے فرائض ۔/۲
اصلاح النفوس ۔ اشد ضرورت ۔ قلب سلیم اور استقامت پر عجیب بحث ۔/۱
اصلاح البشر ۔ انسان کی رفتار گفتار ۔ عادات و اطوار کا ذکر و اصلاح ۔/۳
اصلاح المسلمین } ترغیبات شیطانیہ و رسومات بدعیہ قبر پرستی وغیرہ کی تردید ۔/۲
ولی کی پہچان ۔ جھوٹے ولی اور اولیاء اللہ کا فرق ۔۔/۱
خدا کی پہچان ۔ خدا کا پہچاننا سب سے مقدم ہے ۔ ۔/۱
تحریم الخمر والزنا والمعازف والعشق ۔ زنا شراب عشق اور راگ کا بیان ۔/۲
محرم کی بدعتیں ۔ محرم کی بدعتوں کا عقلی و نقلی رد ۔ آخر میں علماء کرام کا فتویٰ ۔۔/۱
علاج معصیت ۔ اپنے عیوب سے آگاہ ہو کر جو اپنی اصلاح کرنا چاہے وہ اسے پڑھے ۔/۲
علاج ظلم ۔ ظلم کا شجرہ ۔ اور اسکی شاخوں کا تفصیل وار بیان ۔/۲
علاج حرص ۔ حرص کی تمام اقسام کا کھانا حرص کیوجہ سے ناجائز ہے ۔ انکا بیان اور حرص سے بچنے اور حرص کی مذمت میں عقلی و نقلی دلائل ۔ نہایت مفید رسالہ ۔/۱
قولوا الحق ۔ سچائی کے سامنے جھوٹ کا صفایا ۔/۱
سیر شریعت ۔ یعنی حامیان شریعت کی چٹھیاں ۔ صراط مستقیم کا ماخذ ۔/۱
گلدستہ فوائد ۔ مختلف مضامین مفیدہ و ضروریہ کا بے نظیر مجموعہ ۔/۳
تعلیم الزکوٰۃ ۔ زکوٰۃ کے جملہ مسائل کا بیان ۔/۱
تعلیم الصیام ۔ روزہ کے جملہ احکام کا بیان ۔/۱
تعلیم الحج ۔ حج کے تمام ارکان کا بیان ۔/۱

ملنے کا پتہ منشی مولا بخش کشتہ تاجر کتب امرتسر

AsliAhleSunnet.com

تحفہ آریہ سماج

یہ کتاب بابو عبد العزیز صاحب رسالہ انگلیہ مہابیرشاد کا ترجمہ ہے

آریہ سماج کی پول

کی تصنیف ہے۔ کتاب بڑی متانت اور تہذیب سے لکھی گئی ہے مگر ہے بالکل مذہبی۔ گورنمنٹ کے دوست پاس سے پسند کرتے تھے ہیں جن لوگوں نے اس کتاب کو پڑھا ہے وہ اس کی خوبی جانتے ہیں جنہوں نے نہیں دیکھا وہ یہ سمجھیں کہ آریہ سماج کے متعلق بہت سے معلومات کا ذخیرہ ہے۔ کتاب کو دو جلدیں ہیں ہر ایک کی قیمت ۱۲/

کتاب ہذا کے بعض مضامین چھانٹ کر چھوٹے چھوٹے ٹریکٹوں کی صورت میں الگ الگ بھی چھپے ہیں جن کے نام مع قیمت یہ ہیں۔ (۱) ترک وید کی قیمت بادہ روح قیمت ۱/ (۲) وید کس پر نازل ہوئے دیکھو وید میں بیلال پھیکو بیتے۔ وید کی غلط تفسیر ۱/ (۳) نیوگ کا بیان اور اس میں آریہ سماج کا غلط اصول ۱/ (۴) مسئلہ نیوگ ۱/ (۵) ذات پات پہلے آریوں کی قوموں برہمن چھتری وغیرہ کا بیان کہ وہ ابتداء پیدائش ہوئیں۔ یا کیسے ۱/ (۶) آریہ سماج کا حقیقت جنہیں لکھنے والوں کے لئے معلومات کا ذخیرہ سے لکھائی چھپائی اچھی ہے

منیجر اہلحدیث امرتسر

اسرار قرآنیہ ۲۹/

و

برکات روحانیہ

یہ کتاب پنجابی نظم میں شرک و بدعت کی تردید میں ہے۔ یا تقویۃ الایمان سے سمجھ مشابہ ہے جس کی کافی اصلاح کی گئی ہے ضمنا بعض بیماریوں کے نسخے اور دیگر مستقل مطالب اور دشمنوں سے حفاظت کی دعائیں بھی درج ہیں۔ جو اپنے مقصد میں فضول کے لئے بہت کارآمد و مفید کتاب ۱۰/

ملنے کا پتہ منیجر محمد عطاء اللہ دفتر اہلحدیث امرتسر

مختصر فہرست کتب

تقابل ثلاثہ - توریت۔ انجیل۔ اور قرآن کا مقابلہ۔ قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت عیسائیوں کی بحث کا انتہائی فیصلہ قیمت مع محصول ۱۲/

اجتہاد و تقلید - اس کتاب میں اجتہاد و تقلید پر عالمانہ بحث کی گئی ہے۔ قابل دید قیمت ۳/

القرآن العظیم - قرآن مجید کے الہامی ہونے کا ثبوت قیمت ۱/

الہام - الہام کی تشریح - اور آریوں کا رد - قیمت ۱/

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن

مولوی عبد اللہ چکڑالوی اہل قرآن کے مفصل رسالہ استخلاف نبات کا کامل جواب قیمت ۲/

فتوحات اہلحدیث - چیفکورٹ سانگریٹ پنجاب سانعمر و بنگال اور افغانستان میں اہل حدیث کی تائید میں جو فیصلے ہوئے ان کو جمع کیا گیا ہے قیمت صرف چار ۴/

الہامی کتاب - وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی دلچسپ بحث ۶/

تبطل اسلام - دھرمپال آریہ کے رسالہ نخل اسلام کا جواب ترکی بہ ترکی ۴/

تہذیب - منہ توڑ جواب کی نقل ۱/

جہاد وید - وید اور دیگر آریہ کتابوں سے جہاد کا ثبوت دیا ہے۔ ۲/

تعریب - صرف و نحو عربی کی ایسی آسان طرز سے لکھی ہے کہ اردو جاننے والا بلا مدد استاد ہی مطلب سمجھ لے - اور کامیاب ہو سکے - نامی گرامی علماء نے پسند کیا ہے ۶/

خصائل النبی - شمائل ترمذی کا بامحاورہ اردو ترجمہ قیمت ۱/

مناظرہ نگینہ - مشہور و معروف مناظرہ جو نگینہ میں آریوں سے ہوا تھا۔ ۴/

منیجر اہلحدیث امرتسر

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات ۳/

حب دافع جریان و کثرت جنابت

ان حبوں کے استعمال سے لا علاج کثرت جنابت دور ہو جاتی ہے ضعف دماغ اور دیگر کمزوری کے لئے بھی نہایت مفید گولیاں ہیں عہ

دہن عماد - اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے احتیاطیوں سے پیدا شدہ ہوں دور ہو جاتے ہیں ۲/

شربت اکسیر ہر قسم

بادی۔ خونی۔ ہر قسم کی بواسیر کے لئے اکسیر ہے ۲/

سرمہ مقوی چشم

اس سرمہ کے استعمال سے دھند۔ جالا۔ غبار۔ پانی بہنا وغیرہ دور ہو کے علاوہ عینک لگانے کی عادت دور ہو جاتی ہے عہ

دوائی خارش ہر قسم

اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہو جاتی ہے جس قدر صفیہ ہے کہ خارش اس ہو صرف ہاتھوں پہ لگانے سے آرام ہو جاتا ہے سی تولہ ۸/

ملنے کا پتہ منیجر شفاخانہ یونانی بخش چوک گوجرانوالہ

رعایتی اشتہار کتب

جو شخص مجھ سے کتب مفصلہ ذیل جمادی الاول ۵ لغایت رجب ۱۳۴۳ھ تک طلب کرے اس کو اتنی رعایت کے ساتھ بھیجی جاویں گی محصول ملکی مرے ذمہ - سوانح احمدی یعنی حالات سید احمد صاحب بریلوی اصلی ۱۲/ رعایتی ۸/ حضور نماز مصنفہ مولوی سید احمد صاحب غزنوی برادر مولانا عبد الجبار صاحب قیمت ۵/ رعایتی ۳/ ترجمان القرآن صرف سورہ بقر دہلی - تکمیل کان ۲/ رعایتی ۸/ تحفۃ السنہ انگریزی مصنفہ شیخ عبد اللہ صاحب قیمتی ۱۲/ رعایتی ۸/

ملنے کا پتہ

عبد الغفار تاجر کتب محلہ قدیم آباد

مشتہر ۱۰۱۳ دروازہ لوہاری

مطبع اہلحدیث میں ثناء اللہ ... چھاپا اور دفتر سے مولانا ابو الوفاء ... صاحب ... نے شائع کیا